سو محقق اقوال 100

تقلید اور سلف صالحین

المحدث العصر حافظ زبیر علی زئی رحمۃ اللہ علیہ

منہاج السنۃ النبویۃ لائبریری
حیدر آباد دکن

سلف صالحین اور تقلید

الحمد للّٰه ربّ العالمین والصّلوٰة والسّلام علٰی محمد رسول اللّٰه: خاتم النبیین ﷺ و رضي اللّٰه عن أصحابه أجمعین و من تبعهم إلٰی یوم الدین ،

أما بعد:

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿ قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِيْنَ يَعْلَمُوْنَ وَ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴾

کہہ دیجئے! کیا جو جانتے ہیں اور جو نہیں جانتے وہ (دونوں) برابر ہیں؟ (الزمر:۹)

اس آیت سے معلوم ہوا کہ لوگوں کی دو (بڑی) قسمیں ہیں:

۱: علماء (درجات کے لحاظ سے علماء کی کئی اقسام ہیں اور اُن میں طالب علم بھی شامل ہیں۔)

۲: عوام (عوام کی کئی اقسام ہیں اور اُن میں اَن پڑھ لاعلم بھی شامل ہیں۔)

عوام کے لئے یہ حکم ہے کہ وہ اہل الذکر (علماء) سے پوچھیں۔ (دیکھئے سورۃ النحل:۴۳)

یہ پوچھنا تقلید نہیں ہے۔ دیکھئے منتہی الوصول لابن الحاجب النحوی (ص ۲۱۸۔ ۲۱۹) اور میری کتاب: دین میں تقلید کا مسئلہ (ص ۱۶)

اگر پوچھنا تقلید ہوتا تو بریلویوں اور دیوبندیوں کے عوام موجودہ بریلوی اور دیوبندی علماء کے مقلد ہوتے اور اپنے آپ کو کبھی حنفی ، ماتریدی یا نقشبندی وغیرہ نہ کہتے ۔کوئی سرفرازی ہوتا اور کوئی اَمینی ،کوئی تقوی ہوتا اور کوئی گھمنی (!) حالانکہ اس کا کوئی بھی قائل نہیں لہٰذا مطلق پوچھنے کو تقلید قرار دینا غلط اور باطل ہے۔

علماء کے لئے تقلید جائز نہیں بلکہ حسبِ استطاعت کتاب وسنت اور اجماع پر قولاً وفعلاً عمل کرنا ضروری ہے اور اگر ادلۂ ثلاثہ میں کوئی مسئلہ نہ ملے تو پھر اجتہاد (مثلاً متفقہ وغیر مختلفہ آثارِ سلف صالحین سے استدلال اور قیاس صحیح وغیرہ) جائز ہے۔

حافظ ابن القیم رحمہ اللہ (متوفی ۷۵۱ھ) نے فرمایا: " **و إذا كان المقلّد ليس من العلماء باتفاق العلماء لم يدخل في شيئٍ من هذه النصوص** " اور جب مقلد علماء میں سے نہیں ہے جیسا کہ علماء کا اتفاق (اجماع) ہے (لہٰذا) وہ ان دلائل (آیات و احادیث میں بیان شدہ فضائل) میں داخل نہیں ہے۔ (اعلام الموقعین ج ۲ ص ۲۰۰)

اس قول کے مفہوم سے معلوم ہوا کہ عالم مقلد نہیں ہوتا۔

حافظ ابن عبدالبر الاندلسی رحمہ اللہ (متوفی ۴۶۳ھ) نے فرمایا: " **قالوا: والمقلّد لا علم له و لم يختلفوا في ذلك** " اور انھوں (علماء) نے فرمایا: اور مقلد لاعلم (جاہل) ہوتا ہے اور اس میں اُن کا کوئی اختلاف نہیں ہے۔ (جامع بیان العلم وفضلہ ج ۲ ص ۲۳۱ باب فساد التقلید)

اس اجماع سے بھی یہی ثابت ہے کہ عالم مقلد نہیں ہوتا، بلکہ حنفیوں کی کتاب الھدایہ کے حاشیے پر لکھا ہوا ہے کہ " **يحتمل أن يكون مراده بالجاهل المقلّد لأنه ذكره في مقابلة المجتهد** " اس کا احتمال ہے کہ جاہل سے اُن کی مراد مقلد ہے کیونکہ انھوں نے اسے مجتہد کے مقابلے میں ذکر کیا ہے۔ (ہدایہ اخیرین ص ۱۳۲، حاشیہ: ۶، کتاب ادب القاضی)

اس تمہید کے بعد اس تحقیقی مضمون میں ایک سو (۱۰۰) علماء کے حوالے پیشِ خدمت ہیں، جن کے بارے میں صراحتاً ثابت ہے کہ وہ تقلید نہیں کرتے تھے:

۱) سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: " **لا تقلّدوا دينكم الرجال ...** " إلخ اپنے دین میں مَردوں (یعنی لوگوں) کی تقلید نہ کرو۔ الخ (السنن الکبریٰ للبیہقی ۲/ ۱۰، وسندہ صحیح)

نیز دیکھئے دین میں تقلید کا مسئلہ (ص ۳۵)

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: " **اُغد عالمًا أو متعلّمًا ولا تغد إمّعة بين ذلك** " عالم بنو یا متعلم (سیکھنے والا، طالب علم) بنو، ان دونوں کے درمیان (یعنی اُن کے علاوہ) مقلد نہ بنو۔ (جامع بیان العلم وفضلہ ۱/ ۷۱۔۷۲ ح ۱۰۸، وسندہ حسن)

اِمّعہ کا ایک ترجمہ مقلد بھی ہے۔

دیکھئے تاج العروس (ج ۱۱ ص ۴) المعجم الوسیط (ص ۲۶) اور القاموس الوحید (ص ۱۳۴)

سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے نزدیک لوگوں کی تین قسمیں ہیں:

ا: عالم ۲: طالب علم ۳: مقلد

انھوں نے لوگوں کو مقلد بننے سے منع فرما دیا تھا اور عالم یا طالب علم بننے کا حکم دیا تھا۔

۲) سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

''**أما العالم فإن اهتدى فلا تقلدوه دينكم**'' إلخ اگر عالم ہدایت پر بھی ہو تو اپنے دین میں اس کی تقلید نہ کرو۔ الخ (جامع بیان العلم وفضلہ ۲/۲۲۲ ح ۹۵۵، وسندہ حسن)

نیز دیکھئے دین میں تقلید کا مسئلہ (ص ۳۵۔ ۳۷)

تنبیہ: تمام صحابۂ کرام میں سے کسی ایک صحابی سے بھی تقلید کا صریح جواز قولاً یا فعلاً ثابت نہیں ہے بلکہ حافظ ابن حزم اندلسی رحمہ اللہ (متوفی ۴۵۶ھ) نے فرمایا:

اول سے آخر تک تمام صحابہ رضی اللہ عنہم اور اول سے آخر تک تمام تابعین کا ثابت شدہ اجماع ہے کہ ان میں سے یا ان سے پہلے کسی (اُمتی) انسان کے تمام اقوال قبول کرنا منع اور ناجائز ہے۔ الخ (النبذۃ الکافیہ لابن حزم ص ۷۱، الرد علیٰ من اخلد الی الارض للسیوطی ص ۱۳۱۔ ۱۳۲، دین میں تقلید کا مسئلہ ص ۳۴۔ ۳۵)

۳) امام مالک بن انس المدنی رحمہ اللہ (متوفی ۱۷۹ھ) امام دار الہجرۃ بہت بڑے مجتہد تھے۔ طحطاوی حنفی نے ائمۂ اربعہ (امام ابوحنیفہ، امام مالک، امام شافعی اور امام احمد) کے بارے میں کہا: ''**وهم غير مقلدين**'' اور وہ غیر مقلد تھے۔

(حاشیۃ الطحطاوی علی الدر المختار ج ۱ ص ۵۱)

محمد حسین ''حنفی'' نامی ایک شخص نے لکھا ہے: ''ہر مجتہد اپنے مظنونات پر عمل کرے اسی لئے ائمہ اربعہ سب کے سب غیر مقلد ہیں۔'' (معین الفقہ ص ۸۸)

ماسٹر امین اوکاڑوی نے کہا: '' مجتہد پر اجتہاد واجب ہے اور اپنے جیسے مجتہد کی تقلید حرام ہے۔'' الخ (تجلیات صفدر ج ۳ ص ۴۳۰)

سرفراز خان صفدر گکھڑوی دیوبندی نے کہا: ''اور تقلید جاہل ہی کیلئے ہے جو احکام اور دلائل

سے ناواقف ہے یا تعارض ادلہ میں تطبیق وترجیح کی اہلیت نہیں رکھتا...''

(الکلام المفید فی اثبات التقلید ص ۲۳۴)

٤) امام اسماعیل بن یحییٰ المزنی رحمہ اللہ (متوفی ۲٦۴ھ) نے فرمایا:
میرا یہ اعلان ہے کہ امام شافعی نے اپنی تقلید اور دوسروں کی تقلید سے منع فرمایا ہے تاکہ (ہر شخص) اپنے دین کو پیشِ نظر رکھے اور اپنے لئے احتیاط کرے۔

(مختصر المزنی ص ۱، دین میں تقلید کا مسئلہ ص ۳۸)

امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: ''**ولا تقلّدوني**'' اور میری تقلید نہ کرو۔

(آداب الشافعی ومناقبہ لابن ابی حاتم ص ۵۱، وسندہ حسن، دین میں تقلید کا مسئلہ ص ۳۸) **نیز دیکھئے فقرہ نمبر ۳**

۵) اہلِ سنت کے مشہور امام اور مجتہد احمد بن محمد بن حنبل رحمہ اللہ (متوفی ۲۴۱ھ) نے امام اوزاعی اور امام مالک کے بارے میں اپنے شاگرد امام ابوداود سجستانی رحمہ اللہ سے فرمایا:
''**لا تقلّد دينك أحدًا من هولاء**'' إلخ اپنے دین میں اُن میں سے کسی ایک کی بھی تقلید نہ کر...الخ (مسائل ابی داود ص ۲۷۷) **نیز دیکھئے فقرہ: ۳**

فائدہ: علامہ نووی نے فرمایا: ''**فإن المجتهد لا يقلّد المجتهد**'' کیونکہ بے شک مجتہد مجتہد کی تقلید نہیں کرتا۔ (شرح صحیح مسلم ج ۱ ص ۲۱۰ تحت ح ۲۱)

ابن الترکمانی (حنفی) نے کہا: ''**فإن المجتهد لا يقلّد المجتهد**'' کیونکہ بے شک مجتہد مجتہد کی تقلید نہیں کرتا۔ (الجوہر النقی علی السنن الکبری للبیہقی ج ٦ ص ۲۱۰)

تنبیہ: بعض لوگوں نے (اپنے نمبر بڑھانے کے لئے) کئی علماء کو طبقاتِ مالکیہ، طبقاتِ شافعیہ، طبقاتِ حنابلہ اور طبقاتِ حنفیہ میں ذکر کیا ہے، جو کہ مذکورہ علماء کے مقلد ہونے کی دلیل نہیں مثلاً:

۱: امام احمد بن حنبل کو طبقاتِ شافعیہ للسبکی (ج ۱ ص ۱۹۹، دوسرا نسخہ ج ۱ ص ۲٦۴) میں ذکر کیا گیا ہے۔

۲: امام شافعی کو طبقاتِ مالکیہ (الدیباج المذہب ص ۳۲٦ ت ۴۳۷) اور طبقاتِ حنابلہ

(۲۸۰/۱) میں ذکر کیا گیا ہے۔

کیا امام احمد امام شافعی کے مقلد اور امام شافعی امام مالک و امام احمد کے مقلد تھے؟!

معلوم ہوا کہ طبقاتِ مذکورہ میں کسی عالم کا مذکور ہونا اُس کے مقلد ہونے کی دلیل نہیں ہے۔ نیز دیکھئے تنقید سدید بر رسالہ اجتہاد وتقلید لشیخنا الامام ابی محمد بدیع الدین الراشدی السندی رحمہ اللہ (ص۳۳۔۳۷)

۶) امام ابوحنیفہ نعمان بن ثابت الکوفی الکابلی رحمہ اللہ کے بارے میں طحطاوی حنفی کا قول گزر چکا ہے کہ وہ غیر مقلد تھے۔ دیکھئے فقرہ:۳

اشرفعلی تھانوی دیوبندی نے کہا: ''کیونکہ امام اعظم ابوحنیفہ کا غیر مقلّد ہونا یقینی ہے۔''

(مجالس حکیم الامت ص۳۴۵، ملفوظات حکیم الامت ج۲۴ ص۳۳۲)

امام ابوحنیفہ نے اپنے شاگرد قاضی ابو یوسف سے کہا:

میری ہر بات نہ لکھا کر، میری آج ایک رائے ہوتی ہے اور کل بدل جاتی ہے۔ کل دوسری رائے ہوتی ہے تو پھر پرسوں وہ بھی بدل جاتی ہے۔

(تاریخ یحییٰ بن معین، روایۃ الدوری ج۲ ص۶۰۷ ت۲۴۶۱ وسندہ صحیح، دین میں تقلید کا مسئلہ ص۳۸۔۳۹)

فائدہ: شیخ الاسلام ابن تیمیہ اور حافظ ابن القیم رحمہما اللہ دونوں نے فرمایا کہ امام ابوحنیفہ نے تقلید سے منع کیا ہے۔ دیکھئے مجموع فتاویٰ ابن تیمیہ (۲۰/۱۰، ۲۱۱) اعلام الموقعین (۲۰۰/۲، ۲۰۷، ۲۱۱، ۲۲۸) اور الرد علیٰ من اخلد الی الارض للسیوطی (ص۱۳۲)

اپنے آپ کو حنفی سمجھنے والوں کی درج ذیل کتابوں میں بھی لکھا ہوا ہے کہ امام ابوحنیفہ نے تقلید سے منع کیا ہے:

مقدمہ عمدۃ الرعایۃ فی حل شرح الوقایہ (ص۹) لمحات النظر فی سیرۃ الامام زفر للکوثری (ص۲۱) حجۃ اللہ البالغہ (۱۵۷/۱)

۷) شیخ الاسلام ابوعبدالرحمٰن بقی بن مخلد بن یزید القرطبی رحمہ اللہ (متوفی ۲۷۶ھ) کے بارے میں امام ابوعبداللہ محمد بن الفتوح بن عبداللہ الحمیدی الازدی الاندلسی الاثری الظاہری

رحمہ اللہ (متوفی ۴۸۸ھ) نے اپنے استاذ ابو محمد علی بن احمد عرف ابن حزم سے نقل کیا:

''و کان متخيّرًا لا يقلّد أحدًا ''

اور وہ (کتاب وسنت اور راجح کو) اختیار کرتے تھے، کسی ایک کی تقلید نہیں کرتے تھے۔

(جذوۃ المقتبس فی ذکرولاۃ الاندلس ص ۱۶۸، تاریخ دمشق لابن عساکر ۱۰/۲۷۹)

حافظ ابن حزم کا قول کتاب الصلۃ لابن بشکوال (۱/۱۰۸ات ۲۸۴) میں بھی مذکور ہے

اور حافظ ذہبی نے بقی بن مخلد کے بارے میں فرمایا:

''و کان مجتهدًا لا يقلّد أحدًا بل يفتي بالأثر ''اور وہ مجتہد تھے، کسی ایک کی تقلید نہیں کرتے تھے بلکہ اثر (حدیث وآثار) کے مطابق فتویٰ دیتے تھے۔

(تاریخ الاسلام ج ۲۰ ص ۳۱۳ وفیات ۲۷۶ھ)

فائدہ: حافظ ابو سعد عبدالکریم بن محمد بن منصور التمیمی السمعانی رحمہ اللہ (متوفی ۵۶۲ھ) نے فرمایا: ''الأثري ... هذه النسبة إلى الأثر يعني الحديث وطلبه و اتباعه ''

اثری ... یہ اثر یعنی حدیث، حدیث کی طلب اور اس کی اتباع کی طرف نسبت ہے۔

(الانساب ۱/۸۴)

حافظ سمعانی رحمہ اللہ نے فرمایا: '' الظاهري ... هذه النسبة إلى أصحاب الظاهر وهم جماعة ينتحلون مذهب داود بن علي الأصبهاني صاحب الظاهر فإنهم يجرون النصوص على ظاهرها و فيهم كثرة ''

ظاہری ... یہ اصحابِ ظاہر کی طرف نسبت ہے اور یہ جماعت ہے جو داود بن علی اصبہانی ظاہری کے مذہب (طریقے) پر ہے، یہ لوگ نصوص (قرآن وحدیث کے دلائل) کو ظاہر پر جاری کرتے ہیں اور یہ لوگ کثرت سے ہیں۔ (الانساب ج ۴ ص ۹۹)

حافظ سمعانی رحمہ اللہ نے فرمایا: '' السَّلَفي ... هذه النسبة إلى السلف و انتحال مذهبهم على ما سمعت '' سلفی ... جیسا کہ میں نے سُنا ہے: یہ سلف اور اُن کے مذہب (مسلک) اختیار کرنے کی طرف نسبت ہے۔ (الانساب ج ۳ ص ۲۷۳)

اس سے معلوم ہوا کہ صحیح العقیدہ مسلمین کے بہت سے صفاتی نام اور اَلقاب ہیں لہٰذا سلفی، ظاہری، اثری، اہلِ حدیث اور اہلِ سنت سے مراد وہ صحیح العقیدہ مسلمان ہیں جو قرآن، حدیث اور اجماع کی اتباع کرتے ہیں اور کسی اُمتی کی تقلید نہیں کرتے۔ والحمدللہ

۸) امام ابو محمد عبداللہ بن وھب بن مسلم الفہری المصری رحمہ اللہ (متوفی ۱۹۷ھ) کے بارے میں حافظ ذہبی نے فرمایا:

''و كان ثقة حجة حافظًا مجتهدًا لا يقلّد أحدًا، ذا تعبدو زهد.''

اور آپ ثقہ (روایتِ حدیث میں) حجت، حافظ مجتہد تھے، آپ کسی کی تقلید نہیں کرتے تھے، آپ عبادت اور زہد والے تھے۔ (تذکرۃ الحفاظ ۱/۳۰۵ ت ۲۸۳)

۹) ابو علی الحسن بن موسیٰ الاشیب البغدادی قاضی موصل رحمہ اللہ (متوفی ۲۰۹ھ) کے بارے میں حافظ ذہبی نے فرمایا: ''وكان من أوعية العلم لا يقلّد أحدًا.''

اور وہ علم کے خزانوں میں سے تھے، کسی کی تقلید نہیں کرتے تھے۔ (سیر اعلام النبلاء ج ۹ ص ۵۶۰)

۱۰) ابو محمد القاسم بن محمد بن قاسم بن محمد بن یسار البیانی القرطبی الاندلسی رحمہ اللہ (متوفی ۲۷۶ھ) کے بارے میں حافظ ذہبی نے فرمایا: ''ولازم ابن عبدالحكم حتى برع في الفقه و صار إمامًا مجتهدًا لا يقلّد أحدًا وهو مصنف كتاب الإيضاح في الرد على المقلدين.'' اور انھوں نے (محمد بن عبداللہ) ابن عبدالحکم (بن اعین بن لیث المصری) کی مصاحبت اختیار کی حتیٰ کہ فقہ میں بہت ماہر ہو گئے اور امام مجتہد بن گئے، آپ کسی کی تقلید نہیں کرتے تھے، آپ **الایضاح فی الرد علی المقلدین** کتاب کے مصنف ہیں۔ (تذکرۃ الحفاظ ۲/۶۴۸ ت ۶۷۱)

مقلدین کے رد میں آپ کی اس کتاب کا درج ذیل علماء نے بھی ذکر کیا ہے:

۱: الحمیدی الاندلسی الظاہری (جذوۃ المقتبس ص ۳۱۰ ت ۷۶۴)

۲: عبدالوہاب بن علی بن عبدالکافی السبکی (طبقات الشافعیہ الکبریٰ ۱/۵۳۰)

۳: صلاح الدین خلیل بن ایبک الصفدی (الوافی بالوفیات ج ۲۴ ص ۱۱۶)

۴: جلال الدین السیوطی (طبقات الحفاظ ص ۲۸۸ ت ۶۴۷)

تنبیہ: ہمارے علم کے مطابق زمانۂ تدوینِ حدیث (پانچویں صدی ہجری) بلکہ آٹھویں صدی ہجری تک کسی ثقہ وصدوق صحیح العقیدہ عالم نے کتاب الدفاع عن المقلدین، کتاب جواز التقلید، کتاب وجوب التقلید یا اس مفہوم کی کوئی کتاب نہیں لکھی اور اگر کسی کو اس تحقیق سے اختلاف ہے تو صرف ایک صریح حوالہ پیش کردے۔ھل من مجیب ؟

۱۱) ابوبکر محمد بن ابراہیم بن المنذر النیسابوری شیخ الحرم رحمہ اللہ (متوفی ۳۱۸ھ) کے بارے میں حافظ ذہبی نے فرمایا: ''**وکان مجتهدًا لا يقلّد أحدًا** '' اور آپ مجتہد تھے، کسی کی تقلید نہیں کرتے تھے۔ (تذکرۃ الحفاظ ۳/۷۸۲ ت ۷۷۵، تاریخ الاسلام ۲۳/۵۶۸)

علامہ نووی شافعی نے کہا: ''**ولا يلتزم التقيد في الاختيار بمذهب أحد بعينه ولا يتعصب لأحد ولا علىٰ أحد علىٰ عادة أهل الخلاف بل يدور مع ظهور الدليل و دلالة السنة الصحيحة و يقول بها مع من كانت و مع هذا فهو عند أصحابنا معدود من أصحاب الشافعي ...** ''

وہ اختیار میں کسی معین مذہب کی قید کا التزام نہیں کرتے تھے اور نہ کسی کے لئے تعصب کرتے تھے جیسا کہ اختلاف کرنے والے لوگوں کی عادت ہوتی ہے، بلکہ دلیل ظاہر ہونے اور سنتِ صحیحہ کے قائل تھے، چاہے دلیل کسی کے پاس ہو، اس کے باوجود ہمارے اصحاب نے انھیں اصحابِ شافعی میں ذکر کیا ہے...الخ (تہذیب الاسماء واللغات ج ۲ ص ۱۹۷)

نووی کی بات کا ایک حصہ نقل کر کے حافظ ذہبی نے فرمایا: ''**ما يتقيّد بمذهب واحد إلا من هو قاصر في التمكّن من العلم كأكثر علماء أهل زماننا أو من هو متعصب**''

ایک مذہب کی قید کو وہی اختیار کرتا ہے جو حصولِ علم پر قادر ہونے سے قاصر ہوتا ہے جیسا کہ ہمارے زمانے کے اکثر ''علماء'' ہیں یا (پھر) جو متعصب ہوتا ہے۔

(سیر اعلام النبلاء ج ۱۴ ص ۴۹۱)

ان حوالوں سے دو باتیں ظاہر ہیں:

ا: مذاہب کی تقلید وہی کرتا ہے جو جاہل یا متعصب ہے۔

۲: تقلیدی مذاہب والوں نے کئی علماء کو اپنے اپنے طبقات میں ذکر کر دیا ہے، حالانکہ مذکورہ علماء کا مقلد ہونا ثابت نہیں بلکہ وہ تقلید کے مخالف تھے لہٰذا مقلدین کی کتبِ طبقات کا کوئی اعتبار نہیں ہے۔

۱۲) صدوق حسن الحدیث کے درجے پر فائز ابوعلی الحسن بن سعد بن ادریس الکتامی القرطبی رحمہ اللہ (متوفی ۳۳۱ھ) کے بارے میں حافظ ذہبی نے فرمایا:

''**و کان علامة مجتهدًا لا یقلّد و یمیل إلی أقوال الشافعي** ''اور وہ علامہ مجتہد تھے، تقلید نہیں کرتے تھے اور اقوالِ شافعی کی طرف مائل تھے۔ (تذکرۃ الحفاظ ۳/۸۷۰ ت ۸۴۰)

۱۳) امام اوزاعی رحمہ اللہ (متوفی ۱۵۷ھ) کے عظیم شاگرد اور (اندلس کے) امیر (خلیفہ) ہشام بن عبدالرحمٰن بن معاویہ الاندلسی کے قاضی ابومحمد مصعب بن عمران القرطبی کے بارے میں ابن الفرضی نے فرمایا: ''**و کان لا یقلّد مذهبًا و یقضي ما رآه صوابًا و کان خیرًا فاضلاً .**''

وہ کسی مذہب کی تقلید نہیں کرتے تھے، جسے صحیح سمجھتے اس کے مطابق فیصلہ کرتے اور آپ نیک فضیلت والے تھے۔ (تاریخ علماء الاندلس ج ۱ ص ۱۸۹، دوسرا نسخہ ج ۲ ص ۱۳۳ ت ۱۴۳۲)

نیز دیکھئے تاریخ قضاۃ الاندلس (ج ۱ ص ۴۷، ۱۴۲) اور المغرب فی حلی المغرب لابن سعید المغربی (۱/۳۲)

۱٤) ابوجعفر محمد بن جریر بن یزید الطبری السُّنی رحمہ اللہ (متوفی ۳۱۰ھ) کے بارے میں حافظ ذہبی نے فرمایا: ''**و کان مجتهدًا لا یقلّد أحدًا** ''

اور وہ مجتہد تھے، کسی کی تقلید نہیں کرتے تھے۔ (العبر فی خبر من غبر ج ۱ ص ۴۶۰)

ابن خلکان المورخ نے کہا: ''**و کان من الأئمة المجتهدین ، لم یقلّد أحدًا** ''

وہ ائمۂ مجتہدین میں سے تھے، آپ نے کسی کی تقلید نہیں کی۔ (وفیات الاعیان ۴/۱۹۱ ت ۵۷۰)

۱۵) صدوق حسن الحدیث قاضی ابوبکر احمد بن کامل بن خلف بن شجرہ البغدادی رحمہ اللہ

(متوفی ۳۵۰ھ) کے بارے میں حافظ ذہبی نے فرمایا:

''کان یختار لنفسه ولا یقلّد أحدًا '' وہ اپنے آپ کے لئے (راجح کو) اختیار کر لیتے اور کسی کی تقلید نہیں کرتے تھے۔ (سیر اعلام النبلاء ۱۵/۵۴۵، تاریخ الاسلام ۲۵/۴۳۵)

۱۶) ابو بکر محمد بن داود بن علی الظاہری رحمہ اللہ (متوفی ۲۹۷ھ) کے بارے میں حافظ ذہبی نے فرمایا: '' و کان یجتهد ولا یقلّد أحدًا . ''

اور وہ اجتہاد کرتے تھے، کسی کی تقلید نہیں کرتے تھے۔ (سیر اعلام النبلاء ۱۳/۱۰۹)

۱۷) ابو ثور ابراہیم بن خالد الکلبی البغدادی الفقیہ رحمہ اللہ (متوفی ۲۴۰ھ) کے بارے میں حافظ ذہبی نے فرمایا: '' وبرع فی العلم ولم یقلّد أحدًا ''

اور وہ علم میں ماہر ہو گئے اور کسی کی تقلید نہیں کی۔ (العبر فی خبر من غبر ۱/۳۳۹)

۱۸) شیخ الاسلام حافظ ابن تیمیہ الشامی رحمہ اللہ (متوفی ۷۲۸ھ) سے پوچھا گیا:

'' هل البخاري ومسلم و أبو داود والترمذي والنسائي و ابن ماجه و أبو داود الطيالسي والدارمي والبزار والدارقطني والبيهقي و ابن خزيمة و أبو يعلٰى الموصلي: هل كان هؤلاء مجتهدين لم يقلّدوا أحدًا من الأئمة أم كانوا مقلدين ؟ '' کیا بخاری، مسلم، ابوداود، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، ابوداود طیالسی، دارمی، بزار، دارقطنی، بیہقی، ابن خزیمہ اور ابو یعلیٰ الموصلی مجتہدین میں سے تھے، جنھوں نے ائمہ میں سے کسی کی تقلید نہیں کی یا یہ مقلدین تھے؟

تو حافظ ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے جواب دیا:

'' الحمد لله ربّ العالمين ، أما البخاري و أبو داود فإمان في الفقه من أهل الاجتهاد . و أما مسلم والترمذي والنسائي و ابن ماجه و ابن خزيمة و أبويعلٰى والبزار ونحوهم فهم علٰى مذهب أهل الحديث ليسوا مقلدين لواحد بعينه من العلماء ولا هم من الأئمة المجتهدين على الاطلاق ... ''

سب حمد وثنا اللہ رب العالمین ہی کے لئے ہے۔ بخاری اور ابوداود تو فقہ میں اہلِ اجتہاد میں

سے دوامام (یعنی مجتہد مطلق) تھے اور مسلم، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، ابن خزیمہ، ابویعلیٰ، بزار اور اُن جیسے دوسرے (سب) اہلِ حدیث کے مذہب پر تھے، کسی ایک معین عالم کے مقلد نہیں تھے اور نہ وہ مجتہدین مطلق والے اماموں میں سے تھے۔الخ

(مجموع فتاویٰ ابن تیمیہ ج۲۰ص ۳۹۔۴۰)

اس تحقیق اور گواہی سے چار باتیں معلوم ہوئیں:

۱: حافظ ابن تیمیہ کے نزدیک امام بخاری اور امام ابوداود مجتہد مطلق تھے لہٰذا اُن کو حنفی، شافعی، حنبلی یا مالکی کہنا یا قرار دینا غلط ہے۔

۲: امام مسلم، امام ترمذی اور امام نسائی وغیرہم سب اہلِ حدیث کے مذہب پر تھے اور کسی کے مقلد نہیں تھے لہٰذا انھیں شافعیہ وغیرہ کتبِ طبقات میں ذکر کرنا غلط ہے۔

۳: محدثینِ کرام میں سے کوئی بھی مقلد نہیں تھا۔

۴: مجتہدین کے دو طبقے ہیں:

اول: مجتہدین مطلق

دوم: عام مجتہد

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کے اس عظیم الشان قول سے ثابت ہوا کہ امام محمد بن اسماعیل البخاری رحمہ اللہ (متوفی ۲۵۶ھ) مقلد نہیں تھے بلکہ مجتہد تھے۔

حافظ ذہبی نے امام بخاری کے بارے میں فرمایا: ''و كان إمامًا حافظًا حجةً رأسًا في الفقه والحديث مجتهدًا من أفراد العالم مع الدين والورع والتأله''

اور آپ امام حافظ (روایتِ حدیث میں) حجت، فقہ وحدیث کے سردار، دین، پرہیز گاری اور الٰہیت کے ساتھ دُنیا کے یکتا انسانوں میں سے تھے۔

(الکاشف فی معرفۃ من لہ روایۃ فی الکتب الستۃ ج۳ص ۱۸ت ۴۷۹۰)

اس طرح کی بے شمار گواہیوں کی تائید میں عرض ہے کہ فیض الباری کا مقدمہ لکھنے والے متعصب دیوبندی نے کہا: ''و اعلم أن البخاري مجتهد لا ريب فيه''

اور جان لو کہ بخاری مجتہد ہیں، اس میں کوئی شک نہیں ہے۔ (مقدمہ فیض الباری ج ا ص ۵۸)

سلیم اللہ خان دیوبندی (مہتمم جامعہ فاروقیہ دیوبندیہ کراچی) نے کہا:

''بخاری مجتہد مطلق ہیں۔'' (تقریظ یا مقدمہ فضل الباری ج ا ص ۳۶)

مجتہد کے بارے میں یہ اصول ہے کہ مجتہد تقلید نہیں کرتا۔

علامہ نووی شافعی نے کہا: کیونکہ بے شک مجتہد مجتہد کی تقلید نہیں کرتا۔

(شرح صحیح مسلم للنووی ج ا ص ۲۱۰ تحت ح ۲۱، دیکھئے فقرہ: ۵)

۱۹) امام ابوالحسین مسلم بن الحجاج بن مسلم النیسابوری القشیری رحمہ اللہ (متوفی ۲۶۱ھ) کے بارے میں حافظ ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے فرمایا: ''وہ اہلِ حدیث کے مذہب پر تھے، کسی ایک معین عالم کے مقلد نہیں تھے۔'' دیکھئے فقرہ نمبر ۱۸

امام مسلم نے فرمایا: ''**و قد شرحنا من مذهب الحديث و أهله ...**''

اور ہم نے حدیث اور اہلِ حدیث کے مذہب کی تشریح کی۔ الخ

(مقدمہ صحیح مسلم طبع دارالسلام ص ۶ ب)

تنبیہ: امام مسلم کا مقلد ہونا کسی ایک مستند امام سے بھی صراحتاً ثابت نہیں ہے۔

۲۰) امام ابوبکر محمد بن اسحاق بن خزیمہ النیسابوری رحمہ اللہ (متوفی ۳۱۱ھ) کے بارے میں حافظ ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے فرمایا: ''وہ اہلِ حدیث کے مذہب پر تھے، کسی ایک معین عالم کے مقلد نہیں تھے۔'' دیکھئے فقرہ نمبر ۱۸ (اور تحقیقی مقالات ج ۲ ص ۵۶۳)

عبدالوہاب بن علی بن عبدالکافی السبکی (متوفی ۷۷۱ھ) نے کہا: ''**قلت: المحمدون الأربعة محمد بن نصر و محمد بن جرير و ابن خزيمة و ابن المنذر من أصحابنا و قد بلغوا درجة الاجتهاد المطلق ، و لم يخرجهم ذلك عن كونهم من أصحاب الشافعي المخرجين علىٰ أصوله المتمذهبين بمذهبه لوفاق اجتهادهم اجتهاده ، بل قد ادعى من هو بعد من أصحابنا الخلص كالشيخ أبي علي وغيره أنهم وافق رأيهم رأى الإمام الأعظم فتتبعوه**

ونسبوا إليه ، لا أنهم مقلدون ... ''میں نے کہا: محمد بن نصر (المروزی) محمد بن جریر (بن یزید الطبری) محمد بن (اسحاق بن) خزیمہ اور محمد (بن ابراہیم) بن المنذر رچاروں ہمارے اصحاب میں ایسے تھے کہ اجتہادِ مطلق کے درجہ پر پہنچے اور اس بات نے انھیں اصحابِ شافعی سے نہیں نکالا، اُن کے اصول پر تخریج کرنے والے اور اُن کے مذہب کو اختیار کرنے والے کیونکہ اُن کا اجتہاد اُن (امام شافعی) کے موافق ہو گیا تھا بلکہ اُن کے بعد ہمارے مخلص اصحاب مثلاً ابوعلی وغیرہ نے دعویٰ کیا کہ اُن کی رائے امام اعظم (امام شافعی) کی رائے کے موافق ہوگئی لہٰذا انھوں نے اس کی اتباع کی اور ان کے ساتھ منسوب ہوئے، نہ یہ کہ وہ مقلدین ہیں۔الخ (طبقات الشافعیہ الکبریٰ ج ۲ ص ۸۷ ترجمہ ابن المنذر ر)

المتمذهبين بمذهبه والی بات تو سبکی نے اپنے نمبر بڑھانے کے لئے کی لیکن اُن کے اعتراف سے صاف ظاہر ہے کہ اُن کے نزدیک محمد بن نصر المروزی، محمد بن جریر الطبری، محمد بن اسحاق بن خزیمہ، محمد بن ابراہیم بن المنذر راور ابوعلی (دیکھئے فقرہ: ۹۷) سب کے سب تقلید نہ کرنے والے (اور اہلِ حدیث) تھے۔

فائدہ: جس طرح حنفی حضرات اپنے نمبر بڑھانے کے لئے یا بعض علماء امام ابوحنیفہ کو امامِ اعظم کہتے ہیں، اسی طرح شافعی حضرات بھی امام شافعی کو امام اعظم کہتے ہیں۔مثلاً:

تاج الدین عبدالوہاب بن تقی الدین السبکی نے کہا: ''محمد بن الشافعي: إمامنا ، الإمام الأعظم المطلبي أبي عبدالله محمد بن إدريس ... ''

(طبقات الشافعیۃ الکبریٰ ج ۱ ص ۲۲۵، دوسرا نسخہ ج ۱ ص ۳۰۳)

احمد بن محمد بن سلامہ القلیوبی (متوفی ۱۰۶۹ھ) نے کہا: '' قوله (الشافعي) : هو الإمام الأعظم '' (حاشیۃ القلیوبی علیٰ شرح جلال الدین المحلی علیٰ منہاج الطالبین ج ۱ ص ۱۰، الشاملۃ)

قسطلانی (شافعی) نے امام مالک کو ''الإمام الأعظم '' کہا۔

(ارشاد الساری لشرح صحیح البخاری ج ۵ ص ۳۰۷ ح ۳۳۰۰، ج ۱۰ ص ۱۰۷ ح ۶۹۶۲)

قسطلانی نے امام احمد بن حنبل کے بارے میں کہا: ''الإمام الأعظم ''

(ارشاد الساری ج ۵ ص ۳۵ ح ۵۱۰۵)

حافظ ابن حجر عسقلانی نے مسلمانوں کے خلیفہ (امام) کو ''**الإمام الأعظم** '' کہا۔

(فتح الباری ۱۱۲/۳ ح ۱۳۸۷)

اب یہ مقلدین فیصلہ کریں (!!) کہ اُن میں حقیقی ''**الإمام الأعظم** '' کون ہے؟!

ابو اسحاق الشیر ازی نے بعض لوگوں کے بارے میں کہا:

'' **والصحيح الذي ذهب إليه المحققون ما ذهب إليه أصحابنا و هو أنهم صاروا إلٰی مذهب الشافعي لا تقليدًا له، بل وجدوا طرقه فی الإجتهاد و القياس أسد الطرق** ''اور صحیح وہ ہے جو ہمارے محقق اصحاب کا مذہب ہے کہ وہ تقلید کی وجہ سے مذہبِ شافعی کے قائل نہیں ہوئے بلکہ انھوں نے دیکھا کہ اجتہاد اور قیاس میں اُن کا طریقہ سب سے مضبوط ہے۔ (المجموع شرح المہذب ج ۱ ص ۴۳)

اس کے بعد نووی نے کہا:'' **و ذكر أبو علي السِّنجي بكسر السين المهملة نحو هذا فقال: اتبعنا الشافعي دون غيره لأنا و جدنا قوله أرجح الأقوال و أعدلها ، لا أنا قلدناه** ''إلخ ابو علی السنجی نے اسی طرح کی بات کہی: ہم نے اوروں کو چھوڑ کر شافعی کی اتباع اس وجہ سے کی کہ ہم نے اُن کا قول سب سے راجح اور صحیح ترین پایا، نہ اس وجہ سے اتباع کی کہ ہم اُن کے مقلد ہیں۔ الخ (المجموع ۴۳/۱)

ثابت ہوا کہ علماء کے ناموں کے ساتھ شافعی، حنفی اور مالکی وغیرہ کے دُم چھلوں کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ وہ مقلدین تھے بلکہ صحیح یہ ہے کہ وہ مقلد نہیں تھے اوران کا اجتہاد مذکورہ نسبت والے امام کے اجتہاد سے موافق ہو گیا تھا۔ نیز دیکھئے فقرہ: ۹۵ (ص ۵۴)

۲۱) قاضی ابوبکر محمد بن عمر بن اسماعیل الداودی (متوفی ۴۲۹ھ) نے ثقہ عند الجمہور امام ابو حفص عمر بن احمد بن عثمان المعروف ابن شاہین البغدادی (متوفی ۳۸۵ھ) کے بارے میں کہا:'' **و كان أيضًا لا يعرف من الفقه لا قليلاً و لا كثيرًا و كان إذا ذكر له مذاهب الفقهاء كالشافعي و غيره ، يقول: أنا محمدي المذهب** ''

وہ (تقلیدی) فقہ نہیں جانتے تھے، نہ تھوڑی اور نہ زیادہ (یعنی وہ اس تقلیدی فقہ کو کچھ حیثیت نہیں دیتے تھے۔) آپ کے سامنے جب فقہاء مثلاً شافعی وغیرہ کے مذہب کا ذکر کیا جاتا تو فرماتے: میں محمدی المذہب ہوں۔ (تاریخ بغداد ج ۱۱ ص ۲۶۷ ت ۶۰۲۸ وسندہ صحیح)

۲۲) سنن ابی داود کے مصنف امام ابو داود سجستانی سلیمان بن اشعث رحمہ اللہ (متوفی ۲۷۵ھ) کو حافظ ابن تیمیہ نے مقلدین کے زمرے سے نکال کر مجتہد مطلق قرار دیا۔
دیکھئے فقرہ: ۱۸

۲۳) سنن ترمذی کے مصنف امام ابو عیسیٰ محمد بن عیسی بن سورہ الترمذی رحمہ اللہ (متوفی ۲۷۹ھ) کے بارے میں حافظ ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے فرمایا:
''اہلِ حدیث کے مذہب پر تھے، کسی ایک معین عالم کے مقلد نہیں تھے۔'' دیکھئے فقرہ: ۱۸

۲۴) سنن نسائی کے مصنف امام احمد بن شعیب النسائی رحمہ اللہ (متوفی ۳۰۳ھ) کے بارے میں حافظ ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے فرمایا:
''اہل حدیث کے مذہب پر تھے، کسی ایک معین عالم کے مقلد نہیں تھے۔'' دیکھئے فقرہ: ۱۸

۲۵) سنن ابن ماجہ کے مصنف امام محمد بن یزید ابن ماجہ القزوینی رحمہ اللہ (متوفی ۲۷۳ھ) کے بارے میں حافظ ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے فرمایا:
''اہلِ حدیث کے مذہب پر تھے، کسی ایک معین عالم کے مقلد نہیں تھے۔'' دیکھئے فقرہ: ۱۸

۲۶) امام ابو یعلیٰ احمد بن علی بن المثنیٰ الموصلی رحمہ اللہ (متوفی ۳۰۷ھ) کے بارے میں حافظ ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے فرمایا: ''اہلِ حدیث کے مذہب پر تھے، کسی ایک معین عالم کے مقلد نہیں تھے۔'' دیکھئے فقرہ: ۱۸

۲۷) ابو بکر احمد بن عمرو بن عبدالخالق البزار البصری (صدوق حسن الحدیث) رحمہ اللہ (متوفی ۲۹۲ھ) کے بارے میں حافظ ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے فرمایا:
''اہلِ حدیث کے مذہب پر تھے، کسی ایک معین عالم کے مقلد نہیں تھے۔'' دیکھئے فقرہ: ۱۸

۲۸) حافظ ابو محمد علی بن احمد بن سعید بن حزم الاندلسی القرطبی (متوفی ۴۵۶ھ) نے تقلید

کے بارے میں فرمایا: ''و التقليد حرام ... والعامي والعالم في ذلك سواء و علٰى كل أحد حظه الذي يقدر عليه من الاجتهاد .''

اور تقلید حرام ہے ...اس میں عامی اور عالم (دونوں) برابر ہیں اور ہر ایک پر اپنی استطاعت کے مطابق اجتہاد ضروری ہے۔ (النبذۃ الکافیہ فی احکام اصول الدین ص ۷۰۔۷۱)

نیز دیکھئے الاحکام لابن حزم اور المحلّٰی فی شرح المجلّٰی بالحجج والآثار۔

حافظ ابن حزم نے اپنے عقیدے والی کتاب میں کہا:

کسی شخص کے لئے تقلید کرنا حلال نہیں ہے، چاہے زندہ (کی تقلید) ہو یا مردہ (کی تقلید)

(کتاب الدرۃ فیما یجب اعتقادہ ص ۴۲۷، نیز دیکھئے دین میں تقلید کا مسئلہ ص ۳۹)

حافظ ابن حزم نے دعا کرتے ہوئے فرمایا: ''وأن يعصمنا من بدعة التقليد المحدث بعد القرون الثلاثة المحمودة . آمين''

اور (اللہ) ہمیں قابلِ تعریف قرونِ ثلاثہ کے بعد پیدا شدہ تقلید (یعنی مذاہبِ اربعہ کی تقلید) کی بدعت سے بچائے۔ آمین (الرسالۃ الباہرہ ج ۱ ص ۵، المکتبۃ الشاملۃ)

۲۹) حافظ ابن عبدالبر اندلسی رحمہ اللہ (متوفی ۴۶۳ھ) نے اپنی مشہور کتاب میں باب باندھا ہے: ''باب فساد التقليد والفرق بين التقليد والاتباع''

تقلید کے فساد کا باب اور تقلید اور اتباع میں فرق۔ (جامع بیان العلم وفضلہ ج ۲ ص ۲۱۸)

حافظ ابن عبدالبر کا مقلد ہونا قطعاً ثابت نہیں ہے بلکہ حافظ ذہبی نے فرمایا:

''فإنه ممن بلغ رتبة الأئمة المجتهدين'' پس بے شک وہ ائمۂ مجتہدین کے مرتبے تک پہنچنے والوں میں سے تھے۔ (سیر اعلام النبلاء ۱۸/۱۵۷)

اور یہ عام لوگوں کو بھی معلوم ہے کہ مجتہد مقلد نہیں ہوتا۔ نیز دیکھئے فقرہ: ۵

حافظ ابن عبدالبر رحمہ اللہ نے بذاتِ خود فرمایا: ''لا فرق بين مقلّد و بهيمة''

مقلد اور جانور میں کوئی فرق نہیں ہے۔ (جامع بیان العلم وفضلہ ج ۲ ص ۲۲۸)

تنبیہ: حافظ ابن عبدالبر اور خطیب بغدادی وغیرہما نے بعض عبارات میں عامی کے لئے

(زندہ) عالم کی تقلید کو جائز قرار دیا ہے جس کا مطلب صرف یہ ہے کہ جاہل آدمی عالم سے مسئلہ پوچھ کر اس پر عمل کرے۔ ہم بھی یہ کہتے ہیں کہ جاہل آدمی پر یہ ضروری ہے کہ وہ کتاب وسنت کے صحیح العقیدہ عالم سے مسئلہ پوچھ کر اُس پر عمل کرے لیکن اسے تقلید کہنا غلط ہے۔
اصولِ فقہ کا مشہور مسئلہ ہے کہ عامی کا مفتی (عالم) کی طرف رجوع تقلید نہیں ہے۔
دیکھئے مسلم الثبوت (ص ۲۸۹) اور دین میں تقلید کا مسئلہ (ص ۸۔۱۱)

۳۰) امیر المومنین خلیفہ ابو یوسف یعقوب بن یوسف بن عبدالمؤمن بن علی القیسی الکومی المراکشی الظاہری المغربی رحمہ اللہ (متوفی ۵۹۵ھ) نے اپنی سلطنت میں احکامِ شریعت نافذ کئے، جہاد کا جھنڈا بلند کیا، عدل وانصاف کے ساتھ حدود کا نفاذ کیا اور میزانِ عدل قائم کی۔
اُن کے بارے میں ابن خلکان مورخ نے لکھا ہے: ''و کان ملگا جوادًا متمسگا بالشرع المطهر يأمر بالمعروف و ينهى عن المنكر كما ينبغي من غير محاباة و يصلّي بالناس الصلوات الخمس و يلبس الصوف و يقف للمرأة و للضعيف و يأخذلهم الحق و أوصى أن يدفن علٰى قارعة الطريق ليترحّم عليه من يمر به'' وہ سخی بادشاہ تھے، شریعتِ مطہرہ پر عمل کرنے والے، بغیر کسی خوف اور جانبداری کے نیکی کا حکم دیتے اور برائی سے منع کرتے تھے جیسا کہ مناسب ہے، لوگوں کو پانچ نمازیں پڑھاتے، اُونی لباس پہنتے، عورت ہو یا کمزور اُن کے لئے رُک کر اُن کا حق دلاتے تھے، آپ نے یہ وصیت فرمائی کہ مجھے راستے کے درمیان یعنی قریب دفن کیا جائے تاکہ وہاں سے گزرنے والے میرے لئے رحمت کی دعا کریں۔ (وفیات الاعیان ج ۷ ص ۱۰)

اس مجاہد اور صحیح العقیدہ خلیفہ رحمہ اللہ کے بارے میں ابن خلکان نے مزید لکھا:

'' و أمر برفض فروع الفقه و أنّ العلماء لا يفتون إلا بالكتاب العزيز والسنة النبوية ولا يقلّدون أحدًا من المجتهدين المتقدمين ، بل تكون أحكامهم بما يؤدي إليه اجتهاد هم من استنباطهم القضايا من الكتاب والحديث والإجماع والقياس . '' اور انھوں نے فروعاتِ فقہ (مالکی فقہ کی کتابیں)

چھوڑ دینے کا حکم دیا اور فرمایا: علماء صرف قرآن مجید اور سنتِ نبویہ (حدیث) کے مطابق ہی فتوے دیں **اور مجتہدین متقدمین میں سے کسی کی تقلید نہ کریں** بلکہ اپنے اجتہاد و استنباط کے مطابق قرآن، حدیث، اجماع اور قیاس سے فیصلے کریں۔

(تاریخ ابن خلکان: وفیات الاعیان ج ۷ص ۱۱)

بعینہ یہی منہج، مسلک اور دعوت اہلِ حدیث (اہلِ سنت) کی ہے۔ والحمدللہ

اہلِ حدیث کو کذب و افتراء کے ساتھ انگریزی دور کی پیداوار کہنے والے ذرا آنکھیں کھول کر چھٹی صدی کے اس تقلید نہ کرنے والے خلیفہ کے حالات پڑھیں تا کہ انھیں کچھ نظر آئے۔

اس مجاہد خلیفہ کے بارے میں حافظ ذہبی نے لکھا ہے کہ انھوں نے مقلد کے بارے میں کہا: قرآن اور سنن ابی داود (حدیث کی کتاب) پر عمل کرو یا پھر یہ تلوار حاضر ہے۔

(سیر اعلام النبلاء ۲۱/ ۳۱۴، ملخصاً)

حافظ ذہبی نے مزید فرمایا:

"و عظم صيت العباد و الصالحين في زمانه و كذلك أهل الحديث وارتفعت منزلتهم عنده فكان يسألهم الدعاء وانقطع في أيامه علم الفروع و خاف منه الفقهاء و أمر بإحراق كتب المذهب بعد أن يجرّد ما فيها من الحديث فأحرق منها جملة في سائر بلاده كالمدوّنة و كتاب ابن يونس و نوادر ابن أبي زيد والتهذيب للبرادعي والواضحة لابن حبيب .

قال محيي الدين عبدالواحد بن علي المراكشي فى كتاب المعجب له: ولقد كنت بفاس فشهدتُ يؤتى بالأحمال منها فتوضع و يطلق فيها النار." اور اُن کے زمانے میں عبادت گزاروں اور صالحین کی شان بلند ہوگئی اور اسی طرح اہلِ حدیث کا مقام اُن کے ہاں بلند ہوا اور وہ اُن سے دعا کرواتے تھے، اُن کے زمانے میں علمِ فروع ختم ہو گیا (یعنی تقلیدی فقہ کا اختتام ہوا) اور (نام نہاد تقلیدی) فقہاء اُن سے ڈرنے لگے، انھوں نے احادیث کو علیحدہ کرنے کے بعد (تقلیدی) مذہب کی کتابوں کو

جلانے کا حکم دیا لہٰذا پورے ملک میں مدوّنہ، کتاب ابن یونس (المالکی)، نوادر ابن ابی زید، تہذیب البرادعی اور ابن حبیب کی الواضحہ جیسی کتابیں جلا دی گئیں۔
محیی الدین عبدالواحد بن علی المراکشی نے اپنی کتاب المعجب (ص ۳۵۴) میں کہا: مَیں فاس (ایک شہر) میں تھا جب میں نے دیکھا، کتابوں کے بھار لائے جاتے پھر رکھ کر جلا دیئے جاتے تھے۔ (تاریخ الاسلام للذہبی ج ۴۲ ص ۲۱۶)
اے اللہ! اس مجاہد خلیفہ اور امیر المومنین کو جنت میں اعلیٰ مقام نصیب فرما اور ہمارے گناہ بخش کر اپنے فضل و کرم سے ایسے صحیح العقیدہ مجاہدین و مومنین کی مصاحبت عطا فرما۔ آمین

۳۱) جلال الدین سیوطی (متوفی ۹۱۱ھ) نے کہا:

"ثم حدث بعدهم من اعتصم بهداهم و سلك سبيلهم في ذلك نحو: يحيى بن سعيد القطان و عبدالرحمٰن بن مهدى و بشر بن المفضل و خالد ابن الحارث و عبدالرزاق و وكيع و يحيى بن آدم و حميد بن عبدالرحمٰن الرواسي والوليد بن مسلم والحميدي والشافعي و ابن المبارك و حفص ابن غياث و يحيى بن زكريا بن أبي زائدة و أبي داود الطيالسى و أبي الوليد الطيالسي و محمد بن أبي عدي و محمد بن جعفر و يحيى بن يحيى النيسابوري و يزيد بن زريع و إسماعيل بن علية و عبدالوارث بن سعيد وابنه عبدالصمد و وهب بن جرير و أزهر بن سعد و عفان بن مسلم و بشر ابن عمر و أبي عاصم النبيل والمعتمر بن سليمان والنضر بن شميل و مسلم بن إبراهيم والحجاج بن منهال وأبي عامر العقدي وعبدالوهاب الثقفي والفريابي و وهب بن خالد و عبدالله بن نمير و غيرهم ما من هو لاء أحد قلّد إمامًا كان قبله."

پھر اُن کے بعد وہ لوگ آئے جو اُن کے راستے پر چلے اور ہدایت کو مضبوطی سے پکڑا۔ مثلاً:
یحییٰ بن سعید القطان، عبدالرحمٰن بن مہدی، بشر بن المفضل، خالد بن الحارث، عبدالرزاق

(بن ہمام الصنعانی)، وکیع (بن الجراح)، یحییٰ بن آدم، حمید بن عبدالرحمٰن الرواسی، ولید بن مسلم، (عبداللہ بن الزبیر) الحمیدی، (محمد بن ادریس) الشافعی، (عبداللہ) بن المبارک، حفص بن غیاث، یحییٰ بن زکریا بن ابی زائدہ، ابوداود الطیالسی، ابوالولید الطیالسی، محمد بن ابی عدی، محمد بن جعفر، یحییٰ بن یحییٰ النیسابوری، یزید بن زریع، اسماعیل بن علیہ، عبدالوارث بن سعید، عبدالصمد بن عبدالوارث بن سعید، وہب بن جریر، ازہر بن سعد، عفان بن مسلم، بشر بن عمر، ابو عاصم النبیل، معتمر بن سلیمان، نضر بن شمیل، مسلم بن ابراہیم، حجاج بن منہال، ابوعامر العقدی، عبدالوہاب الثقفی، فریابی، وہیب (✓) بن خالد، عبداللہ بن نمیر اور دوسرے، ان میں سے کسی ایک نے بھی اپنے سے پہلے امام کی تقلید نہیں کی۔

(الرد علیٰ من اخلد الی الارض وجہل أن الاجتہاد فی کل عصر فرض ص ۱۳۶۔۱۳۷)

معلوم ہوا کہ امام احمد، امام علی بن المدینی اور امام یحییٰ بن معین وغیرہم کے استاذ "ثقة متقن حافظ إمام قدوة" امام ابوسعید یحییٰ بن سعید بن فروخ القطان البصری رحمہ اللہ (متوفی ۱۹۸ھ) مقلد نہیں تھے۔

فائدہ: یحییٰ بن سعید القطان نے امام سلیمان بن طرخان التیمی رحمہ اللہ (تابعی) کے بارے میں فرمایا: وہ ہمارے نزدیک اہل حدیث میں سے ہیں۔ (دیکھئے مسند علی بن الجعد: ۱۳۵۴، وسندہ صحیح، الجرح والتعدیل ۴/۱۲۵، وسندہ صحیح، میری کتاب علمی مقالات ج ۱ ص ۱۶۲)

۳۲) ثقہ ثبت حافظ عارف بالرجال والحدیث امام ابوسعید عبدالرحمٰن بن مہدی البصری رحمہ اللہ (متوفی ۱۹۸ھ) بقولِ سیوطی مقلد نہیں تھے۔ دیکھئے فقرہ نمبر ۳۱

۳۳) ثقہ ثبت عابد امام ابواسماعیل بشر بن المفضل بن لاحق الرقاشی البصری رحمہ اللہ (متوفی ۱۸۶ھ یا ۱۸۷ھ) بقولِ سیوطی مقلد نہیں تھے۔ دیکھئے فقرہ: ۳۱

۳۴) ثقہ ثبت امام ابوعثمان خالد بن الحارث بن عبید بن سلیم الہجیمی البصری رحمہ اللہ (متوفی ۱۸۶ھ) بقولِ سیوطی مقلد نہیں تھے۔ دیکھئے فقرہ: ۳۱

۳۵) ثقہ وصدوق عندالجمہور امام عبدالرزاق بن ہمام الصنعانی الیمنی رحمہ اللہ (متوفی ۲۱۱ھ) بقولِ سیوطی تقلید نہیں کرتے تھے۔ دیکھئے فقرہ:۳۱

۳۶) ثقہ حافظ عابد امام ابوسفیان وکیع بن الجراح بن ملیح الرواسی الکوفی رحمہ اللہ (متوفی ۱۹۷ھ) بقولِ سیوطی تقلید کرنے والے نہیں تھے۔ دیکھئے فقرہ:۳۱

۳۷) ثقہ حافظ فاضل ابوزکریا یحییٰ بن آدم بن سلیمان الکوفی رحمہ اللہ (متوفی ۲۰۳ھ) کے بارے میں سیوطی نے کہا کہ انھوں نے اپنے سے پہلے کسی ایک امام کی بھی تقلید نہیں کی۔ دیکھئے فقرہ:۳۱

۳۸) ثقہ امام ابوعوف حمید بن عبدالرحمٰن بن حمید الرواسی الکوفی رحمہ اللہ (متوفی ۱۸۹ھ) بقولِ سیوطی تقلید نہیں کرتے تھے۔ دیکھئے فقرہ:۳۱

۳۹) ثقہ وصدوق اور مدلس امام ابوالعباس ولید بن مسلم القرشی الدمشقی رحمہ اللہ (متوفی ۱۹۴ھ) بقولِ سیوطی تقلید نہیں کرتے تھے۔ دیکھئے فقرہ نمبر ۳۱

۴۰) امام بخاری کے استاذ ثقہ حافظ فقیہ امام ابوبکر عبداللہ بن زبیر بن عیسیٰ الحمیدی المکی رحمہ اللہ (متوفی ۲۱۹ھ) بقولِ سیوطی تقلید نہیں کرتے تھے۔ دیکھئے فقرہ:۳۱

۴۱) ثقہ ثبت فقیہ عالم جواد مجاہد امام عبداللہ بن المبارک المروزی رحمہ اللہ (متوفی ۱۸۱ھ) بقولِ سیوطی تقلید نہیں کرتے تھے۔ دیکھئے فقرہ:۳۱

۴۲) ثقہ وصدوق فقیہ ابوعمر حفص بن غیاث بن طلق بن معاویہ الکوفی القاضی رحمہ اللہ (متوفی ۱۹۵ھ) بقولِ سیوطی تقلید نہیں کرتے تھے۔ دیکھئے فقرہ:۳۱

تنبیہ: حفص بن غیاث رحمہ اللہ نے فرمایا: ''**كنت أجلس إلى أبي حنيفة فأسمعه**

يسأل عن مسألة في اليوم الواحد فيفتي فيها بخمسة أقاويل ، فلما رأيت ذلك تركته و أقبلت على الحديث ''میں ابوحنیفہ کے پاس بیٹھتا تھا تو ایک دن میں ہی ایک مسئلے کے بارے میں اسے پانچ مختلف فتوے دیتے ہوئے سنتا، جب میں نے یہ دیکھا تو اُسے چھوڑ دیا (ترک کردیا) اور حدیث کی طرف مکمل طور پر متوجہ ہو گیا۔

(تاریخ بغداد ج ۱۳ص ۴۲۵ وسندہ صحیح)

ابراہیم بن سعید الجوہری رحمہ اللہ سے اس روایت کے راوی ابوبکر احمد بن جعفر بن محمد بن سلم ثقہ تھے۔ دیکھئے التنکیل بما فی تانیب الکوثری من الاباطیل (۱۰۳/۱ت ۱۳)

عبداللہ بن احمد بن حنبل (السنہ: ۳۱۶) اور احمد بن یحییٰ بن عثمان (کتاب المعرفۃ والتاریخ ۷۸۹/۲) دونوں نے اُن کی متابعت کر رکھی ہے یعنی انھوں نے اسی روایت کو امام ابراہیم بن سعید الجوہری رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے۔

معلوم ہوا کہ امام حفص بن غیاث الکوفی نے اہل الرائے کا مذہب چھوڑ کر اہلِ حدیث کا مذہب اختیار کر لیا تھا۔ رحمہ اللہ

۴۳) ثقہ متقن امام ابوسعید یحییٰ بن زکریا بن ابی زائدہ الہمدانی الکوفی رحمہ اللہ (متوفی ۱۸۴ھ) بقولِ سیوطی تقلید نہیں کرتے تھے۔ دیکھئے فقرہ: ۳۱

۴۴) ثقہ وصدوق حافظ ابوداود سلیمان بن داود بن الجارود الطیالسی البصری رحمہ اللہ (متوفی ۲۰۴ھ) بقولِ سیوطی تقلید نہیں کرتے تھے۔ دیکھئے فقرہ: ۳۱

۴۵) ثقہ ثبت امام ابوالولید ہشام بن عبدالملک الباہلی الطیالسی البصری رحمہ اللہ (متوفی ۲۲۷ھ) بقولِ سیوطی تقلید نہیں کرتے تھے۔ دیکھئے فقرہ: ۳۱

۴۶) ثقہ امام ابوعمرو محمد بن ابراہیم بن ابی عدی البصری رحمہ اللہ (متوفی ۱۹۴ھ) بقولِ سیوطی تقلید نہیں کرتے تھے۔ دیکھئے فقرہ: ۳۱

۴۷) ثقہ وصدوق وثقہ الجمہور امام محمد بن جعفر الہذلی البصری المعروف: غندر رحمہ اللہ (متوفی ۱۹۴ھ) بقولِ سیوطی تقلید نہیں کرتے تھے۔ دیکھئے فقرہ: ۳۱

۴۸) ثقہ ثبت امام ابوزکریا یحییٰ بن یحییٰ بن بکر بن عبدالرحمٰن التمیمی النیسابوری رحمہ اللہ (متوفی ۲۲۶ھ) بقولِ سیوطی تقلید نہیں کرتے تھے۔ دیکھئے فقرہ:۳۱

۴۹) ثقہ ثبت امام ابومعاویہ یزید بن زریع البصری رحمہ اللہ (متوفی ۱۸۲ھ) بقولِ سیوطی مقلد نہیں تھے۔ دیکھئے فقرہ:۳۱

۵۰) ثقہ حافظ امام ابوبشر اسماعیل بن ابراہیم بن مقسم الاسدی البصری رحمہ اللہ المعروف: ابن علیہ (متوفی ۱۹۳ھ) بقولِ سیوطی کسی کی تقلید نہیں کرتے تھے۔ دیکھئے فقرہ:۳۱

۵۱) ثقہ ثبت سنی امام ابوعبیدہ عبدالوارث بن سعید بن ذکوان العنبری التنوری البصری رحمہ اللہ (متوفی ۱۸۰ھ) بقولِ سیوطی مقلد نہیں تھے۔ دیکھئے فقرہ:۴۱

۵۲) ثقہ وصدوق امام ابوسہل عبدالصمد بن عبدالوارث بن سعید البصری رحمہ اللہ (متوفی ۲۰۷ھ) بقولِ سیوطی تقلید نہیں کرتے تھے۔ دیکھئے فقرہ:۳۱

۵۳) ثقہ امام ابوالعباس وہب بن جریر بن حازم بن زید البصری الازدی رحمہ اللہ (متوفی ۲۰۶ھ) بقولِ سیوطی کسی کی تقلید نہیں کرتے تھے۔ دیکھئے فقرہ:۳۱

۵۴) ثقہ امام ابوبکر ازہر بن سعید السمان الباہلی البصری رحمہ اللہ (متوفی ۲۰۳ھ) بقولِ سیوطی مقلد نہیں تھے۔ دیکھئے فقرہ:۳۱

۵۵) ثقہ ثبت امام ابوعثمان عفان بن مسلم بن عبداللہ الباہلی الصفار البصری رحمہ اللہ (متوفی ۲۱۹ھ) بقولِ سیوطی کسی کے مقلد نہیں تھے۔ دیکھئے فقرہ:۳۱

۵۶) ثقہ امام ابومحمد بشر بن عمر بن الحکم الزہرانی الازدی البصری رحمہ اللہ متوفی (۲۰۹ھ) بقولِ سیوطی کسی کی تقلید نہیں کرتے تھے۔ دیکھئے فقرہ:۳۱

۵۷) ثقہ ثبت امام ابوعاصم ضحاک بن مخلد بن ضحاک بن مسلم الشیبانی النبیل البصری رحمہ اللہ (متوفی ۲۱۲ھ) بقولِ سیوطی کسی کی تقلید نہیں کرتے تھے۔ دیکھئے فقرہ:۳۱

۵۸) ثقہ امام ابومحمد معتمر بن سلیمان بن طرخان التیمی البصری رحمہ اللہ (متوفی ۱۸۷ھ) بقولِ سیوطی تقلید نہیں کرتے تھے۔ دیکھئے فقرہ:۳۱

۵۹) ثقہ ثبت امام ابوالحسن نضر بن شمیل المازنی البصری النحوی رحمہ اللہ (متوفی ۲۰۴ھ) بقولِ سیوطی تقلید نہیں کرتے تھے۔ دیکھئے فقرہ:۳۱

٦٠) ثقہ امام ابوعمرو مسلم بن ابراہیم الازدی الفراہیدی البصری رحمہ اللہ (متوفی ۲۲۲ھ) بقولِ سیوطی کسی کی تقلید نہیں کرتے تھے۔ دیکھئے فقرہ:۳۱

٦١) ثقہ فاضل امام ابومحمد حجاج بن منہال الانماطی السلمی البصری رحمہ اللہ (متوفی ۲۱۷ھ) بقولِ سیوطی تقلید نہیں کرتے تھے۔ دیکھئے فقرہ:۳۱

٦٢) ثقہ امام ابو عامر عبدالملک بن عمرو القیسی العقدی رحمہ اللہ (متوفی ۲۰۵ھ) بقولِ سیوطی کسی کی تقلید نہیں کرتے تھے۔ دیکھئے فقرہ:۳۱

٦٣) ثقہ وصدوق امام ابومحمد عبدالوہاب بن عبدالمجید بن الصلت الثقفی البصری رحمہ اللہ (متوفی ۱۹۴ھ) بقولِ سیوطی کسی کی تقلید نہیں کرتے تھے۔ دیکھئے فقرہ:۳۱

٦٤) ثقہ وصدوق امام محمد بن یوسف بن واقد الضبی الفریابی رحمہ اللہ (متوفی ۲۱۲ھ) بقولِ سیوطی تقلید نہیں کرتے تھے۔ دیکھئے فقرہ:۳۱

امام فریابی نے اپنے اور اپنے ساتھیوں کے بارے میں فرمایا:

اور ہم اہلِ حدیث کی ایک جماعت تھے۔ (الجرح والتعدیل ۱/ ۶۰ وسندہ صحیح، علمی مقالات ج ۱ ص ۱۶۴)

٦٥) ثقہ وصدوق امام ابوبکر وہیب بن خالد بن عجلان الباہلی البصری رحمہ اللہ (متوفی ۱۶۵ھ) بقولِ سیوطی کسی کی تقلید نہیں کرتے تھے۔ دیکھئے فقرہ:۳۱

تنبیہ: اصل میں وہب بن خالد لکھا ہوا ہے جو کہ کاتب یا ناسخ کی غلطی معلوم ہوتی ہے، اور اگر یہ غلطی نہ ہو تو اس طبقے میں ابوخالد وہب بن خالد الحمیری الحمصی ثقہ تھے۔

دیکھئے تقریب التہذیب: ۷۴۷۴

٦٦) اہلِ سنت کے ثقہ امام ابو ہشام عبداللہ بن نمیر الکوفی الہمدانی رحمہ اللہ (متوفی ۱۹۹ھ) بقولِ سیوطی کسی کی تقلید نہیں کرتے تھے۔ دیکھئے فقرہ:۳۱

٦٧) جلال الدین عبدالرحمٰن بن ابی بکر السیوطی (متوفی ۹۱۱ھ) نے مزید فرمایا:

''ثم تلاهم علٰى مثل ذلك أحمد بن حنبل و إسحاق بن راهويه و أبو ثور و أبو عبيد و أبو خيثمة و أبو أيوب الهاشمي و أبو إسحاق الفزاري و مخلد ابن الحسين و محمد بن يحيى الذهلي و أبو بكر وعثمان ابنا أبي شيبة و سعيد بن منصور و قتيبة و مسدد و الفضل بن دكين و محمد بن المثنٰى وبندار ومحمد بن عبدالله بن نمير و محمد بن العلاء و الحسن بن محمد الزعفراني و سليمان بن حرب و عارم وغيرهم ليس منهم أحد قلّد رجلاً، وقد شاهدوا من قبلهم و رأوهم فلو رأوا أنفسهم في سعة من أن يقلدوا دينهم أحدًا منهم لقلّدوا . ''پھر اُن کے بعد احمد بن حنبل، اسحاق بن راہویہ، ابوثور، ابوعبید، ابوخیثمہ، ابوایوب الہاشمی، ابواسحاق الفزاری، مخلد بن الحسین، محمد بن یحییٰ الذہلی، ابوبکر بن ابی شیبہ، عثمان بن ابی شیبہ، سعید بن منصور، قتیبہ، مسدد، فضل بن دکین، محمد بن المثنیٰ، بندار، محمد بن عبداللہ بن نمیر، محمد بن العلاء، حسن بن محمد الزعفرانی، سلیمان بن حرب، عارم اور اُن جیسے دوسرے آئے، اُن میں سے کسی ایک نے بھی کسی آدمی کی تقلید نہیں کی، انھوں نے پہلے لوگوں کو دیکھا اور اُن کا مشاہدہ کیا تھا لہٰذا وہ اگر اپنے دین میں کسی کی تقلید کی وسعت (جواز) پاتے تو اُن (پہلوں) میں سے کسی کی تقلید کرتے۔! (الرد علیٰ من اخلد الی الارض ص ۱۳۷)

سیوطی کی اس تصریح سے معلوم ہوا کہ ثقہ امام ابومحمد اسحاق بن ابراہیم بن مخلد الحنظلی المروزی المعروف: ابن راہویہ رحمہ اللہ (متوفی ۲۳۸ھ) مقلد نہیں تھے۔

اُن (امام اسحاق بن راہویہ) کے بارے میں حافظ ابن حجر عسقلانی نے لکھا ہے:

''مجتهد قرين أحمد بن حنبل ''وہ مجتہد ہیں، احمد بن حنبل کے ہم نشین ساتھی (یا جوڑ) ہیں۔ (تقریب التہذیب: ۳۳۲)

۶۸) ثقہ فاضل امام ابوعبید القاسم بن سلام البغدادی رحمہ اللہ (متوفی ۲۲۴ھ) بقولِ سیوطی تقلید نہیں کرتے تھے۔ دیکھئے فقرہ: ۶۷

۶۹) ثقہ ثبت امام ابوخیثمہ زہیر بن حرب بن شداد النسائی البغدادی رحمہ اللہ (متوفی

۲۳۴ھ) بقولِ سیوطی کسی کی تقلید نہیں کرتے تھے۔ دیکھئے فقرہ: ۶۷

۷۰) ثقہ جلیل القدر امام ابو ایوب سلیمان بن داود بن داود بن علی الہاشمی الفقیہ البغدادی رحمہ اللہ (متوفی ۲۱۹ھ) بقولِ سیوطی کسی کی تقلید نہیں کرتے تھے۔ دیکھئے فقرہ: ۶۷

۷۱) ثقہ حافظ امام ابو اسحاق ابراہیم بن محمد بن الحارث الفزاری رحمہ اللہ (متوفی ۱۸۹ھ) بقولِ سیوطی کسی کی تقلید نہیں کرتے تھے۔ دیکھئے فقرہ: ۶۷

۷۲) ثقہ فاضل امام ابو محمد مخلد بن الحسین المہلبی البصری رحمہ اللہ (متوفی ۱۹۱ھ) بقولِ سیوطی تقلید نہیں کرتے تھے۔ دیکھئے فقرہ: ۶۷

۷۳) ثقہ حافظ امام محمد بن یحییٰ بن عبداللہ بن خالد الذہلی النیسابوری رحمہ اللہ (متوفی ۲۶۸ھ) بقولِ سیوطی کسی کی تقلید نہیں کرتے تھے۔ دیکھئے فقرہ: ۶۷

۷۴) ثقہ حافظ امام ابوبکر عبداللہ بن محمد بن ابی شیبہ ابراہیم بن عثمان الواسطی الکوفی رحمہ اللہ (متوفی ۲۳۵ھ) بقولِ سیوطی کسی کی تقلید نہیں کرتے تھے۔ دیکھئے فقرہ: ۶۷

۷۵) ثقہ حافظ امام ابوالحسن عثمان بن ابی شیبہ العبسی الکوفی رحمہ اللہ (متوفی ۲۳۹ھ) بقولِ سیوطی کسی کی تقلید نہیں کرتے تھے۔ دیکھئے فقرہ: ۶۷

۷۶) ثقہ مصنف امام ابو عثمان سعید بن منصور بن شعبہ الخراسانی المکی رحمہ اللہ (متوفی ۲۲۷ھ) بقولِ سیوطی کسی کی تقلید نہیں کرتے تھے۔ دیکھئے فقرہ: ۶۷

۷۷) ثقہ ثبت سُنی امام ابو رجاء قتیبہ بن سعید بن جمیل الثقفی البغلانی رحمہ اللہ (متوفی ۲۴۰ھ) بقولِ سیوطی کسی کی تقلید نہیں کرتے تھے۔ دیکھئے فقرہ: ۶۷

امام قتیبہ بن سعید نے فرمایا: ''**إذا رأیتَ الرجل یحب أھل الحدیث مثل یحیی ابن سعید القطان و عبدالرحمٰن بن مھدي و أحمد بن حنبل و إسحاق بن راھویہ و ذکر قومًا آخرین فإنہ علی السنة و من خالف ھذا فاعلم أنہ مبتدع .**'' جب تم کسی کو دیکھو کہ اہلِ حدیث سے محبت کرتا ہے، مثلاً یحییٰ بن سعید القطان، عبدالرحمٰن بن مہدی، احمد بن حنبل، اسحاق بن راہویہ سے اور انھوں نے دوسرے لوگوں کا

ذکر کیا، تو یہ شخص سنت پر (یعنی سنی) ہے اور جو اس کے مخالف ہے تو جان لو کہ وہ بدعتی ہے۔
(شرف اصحاب الحدیث للخطیب: ۱۴۳، وسندہ صحیح)

امام یحییٰ القطان، امام عبدالرحمٰن بن مہدی، امام احمد اور امام اسحاق بن راہویہ یہ سب کسی کی تقلید نہیں کرتے تھے۔ دیکھئے فقرہ: ۳۱، ۳۲، ۵، ۶۷ (علی الترتیب)

۷۸) ثقہ حافظ امام ابوالحسن مسدد بن مسرہد بن مسربل بن مستورد الاسدی البصری رحمہ اللہ (متوفی ۲۲۸ھ) بقولِ سیوطی کسی کی تقلید نہیں کرتے تھے۔ دیکھئے فقرہ: ۶۷

۷۹) ثقہ ثبت امام ابونعیم الفضل بن دکین: عمرو بن حماد التیمی الملائی الکوفی رحمہ اللہ (متوفی ۲۱۷ھ) بقولِ سیوطی کسی کی تقلید نہیں کرتے تھے۔ دیکھئے فقرہ: ۶۷

۸۰) ثقہ ثبت امام ابوموسیٰ محمد بن المثنیٰ بن عبید البصری العنزی رحمہ اللہ (متوفی ۲۵۲ھ) بقولِ سیوطی کسی کی تقلید نہیں کرتے تھے۔ دیکھئے فقرہ: ۶۷

۸۱) ثقہ وصدوق امام ابوبکر محمد بن بشار بن عثمان العبدی البصری: بندار رحمہ اللہ (متوفی ۲۵۲ھ) بقولِ سیوطی کسی کی تقلید نہیں کرتے تھے۔ دیکھئے فقرہ: ۶۷

۸۲) ثقہ حافظ فاضل امام ابوعبدالرحمٰن محمد بن عبداللہ بن نمیر الہمدانی الکوفی رحمہ اللہ (متوفی ۲۳۴ھ) بقولِ سیوطی کسی کی تقلید نہیں کرتے تھے۔ دیکھئے فقرہ: ۶۷

۸۳) ثقہ حافظ امام ابوکریب محمد بن العلاء بن کریب الہمدانی الکوفی رحمہ اللہ (متوفی ۲۴۷ھ) بقولِ سیوطی کسی کی تقلید نہیں کرتے تھے۔ دیکھئے فقرہ: ۶۷

۸۴) ثقہ امام ابوعلی الحسن بن محمد بن الصباح الزعفرانی البغدادی صاحب الشافعی رحمہ اللہ (متوفی ۲۶۰ھ) بقولِ سیوطی کسی کی تقلید نہیں کرتے تھے۔ دیکھئے فقرہ: ۶۷

۸۵) ثقہ امام حافظ سلیمان بن حرب الازدی البصری الواشحی رحمہ اللہ (متوفی ۲۲۴ھ) بقولِ سیوطی کسی کی تقلید نہیں کرتے تھے۔ دیکھئے فقرہ: ۶۷

۸۶) ثقہ وصدوق امام ابوالنعمان محمد بن الفضل السدوسی البصری: عارم رحمہ اللہ (متوفی ۲۲۴ھ) بقولِ سیوطی کسی کی تقلید نہیں کرتے تھے۔ دیکھئے فقرہ: ۶۷

فائدہ: امام ابوالنعمان کے بارے میں حافظ ذہبی نے فرمایا:

''تغيّر قبل موته فما حدّث '' وہ وفات سے قبل تغیر (اختلاط) کا شکار ہوئے لیکن انھوں نے (اس حالت میں) کوئی حدیث بیان نہیں کی۔ (الکاشف ج ۳ص ۷۹ ت ۵۱۹۷)

معلوم ہوا کہ امام ابوالنعمان کی روایات پر اختلاط کا اعتراض غلط اور مردود ہے۔

۸۷) جلال الدین سیوطی نے (غالباً حافظ ابن حزم اندلسی سے نقل کرتے ہوئے) فرمایا:

'' و لم أجد أحدًا ممن يوصف بالعلم قديمًا و حديثًا يستجيز التقليد ولا يأمربه و كذلك ابن وهب و ابن الماجشون والمغيرة بن أبي حازم و مطرف و ابن كنانة لم يقلّدوا شيخهم مالكًا في كل ما قال: بل خالفوه في مواضع و اختاروا غير قوله . '' میں نے قدیم وجدید زمانے میں کسی عالم کو تقلید کو جائز قرار دیتے یا اس کا حکم دیتے ہوئے نہیں پایا، اسی طرح ابن وہب، ابن الماجشون، مغیرہ بن ابی حازم (☆) مطرف اور (عثمان بن عیسیٰ) ابن کنانہ نے اپنے استاذ (امام) مالک کی ہر بات میں تقلید نہیں کی بلکہ انھوں نے کئی مقامات پر اُن کی مخالفت کی اور اُن کے قول کو چھوڑ کر دوسرے اقوال اختیار کئے۔ (الرد علیٰ من اخلد الی الارض ص ۱۳۷)

معلوم ہوا کہ (صدوق امام) ابومروان عبدالملک بن عبدالعزیز بن عبداللہ بن ابی سلمہ الماجشون القرشی التیمی المدنی رحمہ اللہ (متوفی ۲۱۳ھ) سیوطی کے نزدیک تقلید نہیں کرتے تھے۔

☆ تنبیہ: اصل میں مغیرہ بن ابی حازم ہے جبکہ صحیح مغیرہ وابن ابی حازم ہے، جیسا کہ جوامع السیرہ لابن حزم (۳۲۶/۱، الشاملہ) سے ظاہر ہے۔ مغیرہ سے مراد ابن عبدالرحمٰن المخزومی اور ابن ابی حازم سے مراد عبدالعزیز ہیں۔

۸۸) صدوق فقیہ مغیرہ بن عبدالرحمٰن بن الحارث بن عبداللہ بن عیاش المخزومی المدنی رحمہ اللہ (متوفی ۱۸۸ھ) بقولِ سیوطی تقلید نہیں کرتے تھے۔ دیکھئے فقرہ: ۸۷

۸۹) صدوق فقیہ عبدالعزیز بن ابی حازم المدنی رحمہ اللہ (متوفی ۱۸۴ھ) بقولِ سیوطی

تقلید نہیں کرتے تھے۔ دیکھئے فقرہ: ۸۷

۹۰) ثقہ امام ابومصعب مطرف بن عبداللہ بن مطرف الیساری المدنی ابن اخت مالک رحمہما اللہ (متوفی ۲۲۰ھ) بقولِ سیوطی تقلید نہیں کرتے تھے۔ دیکھئے فقرہ: ۸۷

۹۱) حافظ ابن حزم اندلسی نے فرمایا:

''ثم أصحاب الشافعي و كانوا مجتهدين غير مقلّدين كأبي يعقوب البويطي و إسماعيل بن يحيى المزني .''

پھر شافعی (رحمہ اللہ) کے شاگرد مجتہدین غیر مقلدین تھے، جیسے ابو یعقوب البویطی اور اسماعیل بن یحییٰ المزنی (جوامع السیرۃ ج ۱ ص ۳۴۳، المکتبۃ الشاملۃ)

معلوم ہوا کہ ابن حزم کے نزدیک ابو یعقوب یوسف بن یحییٰ المصری البویطی صاحب الامام الشافعی رحمہ اللہ (ثقہ امام سید الفقہاء، متوفی ۲۳۱ھ) غیر مقلد تھے۔

۹۲) ثقہ امام فقیہ ابوابراہیم اسماعیل بن یحییٰ بن اسماعیل المزنی المصری رحمہ اللہ (متوفی ۲۶۴ھ) بقولِ ابن حزم غیر مقلد تھے۔ دیکھئے فقرہ: ۹۱

نیز دیکھئے فقرہ: ۴

ابوعلی احمد بن علی بن الحسن بن شعیب بن زیاد المدائنی: **حسن الحدیث و ثقہ الجمہور** (متوفی ۳۲۷ھ) نے اپنے استاذ امام مزنی رحمہ اللہ سے نقل کیا:

جو شخص تقلید کا فیصلہ کرتا ہے تو اُسے کہا جاتا ہے: کیا تمھارے اس فیصلے کی تمھارے پاس کوئی دلیل ہے؟ اگر وہ جواب دے: جی ہاں، تو اس نے تقلید کو باطل کر دیا کیونکہ یہ فیصلہ تو دلیل کی بنیاد پر ہوا ہے نہ کہ تقلید کی بنیاد پر اور اگر وہ کہے: نہیں، تو اُس سے کہا جاتا ہے: تو نے کس لئے خون بہا دیئے، شرمگاہوں کو حلال کر دیا اور اموال ضائع کر دیئے؟ اللہ نے تجھ پر یہ سب حرام قرار دیا تھا لیکن تو نے بغیر دلیل کے حلال کر دیا... الخ (الفقیہ والمتفقہ ۲/ ۶۹۔ ۷۰ وسندہ حسن)

اس طویل کلام میں امام مزنی نے بڑے احسن اور عام فہم طریقے سے تقلید کو باطل قرار دیا۔ رحمہ اللہ

۹۳) خطیبِ مالقہ علامہ ابو محمد عبدالعظیم بن عبداللہ بن ابی الحجاج ابن الشیخ البلوی رحمہ اللہ (متوفی ٦٦٦ھ) کے بارے میں حافظ ذہبی اور خلیل بن ایبک الصفدی دونوں نے کہا:
'' وله اختيارات لا يقلّد فيها أحدًا '' اور ان کے خاص مسائل تھے، وہ ان میں کسی کی تقلید نہیں کرتے تھے۔ (تاریخ الاسلام ج ۴۹ ص ۲۲۶، الوافی بالوفیات ج ۱۹ ص ۱۲)

۹۴) سیوطی نے حافظ ابن حزم سے نقل کیا:
'' و من آخر ما أدركنا علٰى ذلك شيخنا أبو عمر الطلمنكي فما كان يقلّد أحدًا و ذهب إلٰى قول الشافعي في بعض المسائل و الآن محمد بن عوف لا يقلّد أحدًا و قال بقول الشافعي في بعض المسائل . '' اور آخر میں ہم نے جنھیں پایا ہے، ہمارے استاذ ابو عمر الطلمنکی کسی کی تقلید نہیں کرتے تھے اور بعض مسائل میں انھوں نے شافعی کے قول پر فتویٰ دیا اور اب محمد بن عوف (؟) کسی کی تقلید نہیں کرتے اور بعض مسائل میں انھوں نے شافعی کے قول پر فتویٰ دیا ہے۔ (الرد علی من اخلد الی الارض ص ۱۳۸)

ثابت ہوا کہ ثقہ امام حافظ ابو عمر احمد بن محمد بن عبداللہ المعافری الاندلسی الطلمنکی رحمہ اللہ (متوفی ۴۲۹ھ) حافظ ابن حزم کے نزدیک کسی کی تقلید نہیں کرتے تھے۔
امام طلمنکی کے بارے میں حافظ ذہبی نے فرمایا:
'' الإمام المحقق المحدّث الحافظ الأثري ... ''
امام محقق محدّث حافظ اثری (سیر اعلام النبلاء ۱۷/۵٦۷)
نیز دیکھئے فقرہ: ۷

۹۵) کئی حنفی و غیر حنفی فقہاء نے ابو بکر القفال، ابو علی اور قاضی حسین سے نقل کیا کہ انھوں نے فرمایا: '' لسنا مقلّدين للشافعي بل وافق رأينا رأيه . '' ہم شافعی کے مقلدین نہیں ہیں بلکہ ہماری رائے اُن کی رائے کے موافق ہوگئی ہے۔ (دیکھئے النافع الکبیر لمن یطالع الجامع الصغیر لعبدالحئ اللکنوی ص ۷، تقریرات الرافعی ج ۱ ص ۱۱، التقریر والتحبیر ج ۳ ص ۴۵۳)

معلوم ہوا کہ (ان علماء کے نزدیک) علامہ ابو بکر عبداللہ بن احمد بن عبداللہ القفال

المروزی الخراسانی الشافعی رحمہ اللہ (متوفی ۴۱۷ھ) مقلدین میں سے نہیں تھے۔

۹۶) سابقہ حوالے سے ثابت ہے کہ قاضی ابوعلی حسین المروزی الشافعی رحمہ اللہ (متوفی ۴۶۲ھ) مقلدین میں سے نہیں تھے۔ دیکھئے فقرہ: ۹۵

۹۷) ابوعلی الحسن (الحسین) بن محمد بن شعیب السنجی المروزی الشافعی رحمہ اللہ (متوفی ۴۳۲ھ) مقلدین میں سے نہیں تھے۔ دیکھئے فقرہ: ۹۵

معلوم ہوا کہ جن علماء کو شافعی کہا جاتا ہے، وہ اپنے اعلان اور اپنی گواہی کے مطابق مقلدین میں سے نہیں تھے۔ نیز دیکھئے طبقات الشافعیہ الکبریٰ للسبکی (ج ۲ ص ۸۷ ترجمہ محمد بن ابراہیم بن المنذر رالنیسابوری) اور فقرہ: ۱۱

۹۸) شیخ الاسلام حافظ تقی الدین ابوالعباس احمد بن عبدالحلیم الحرانی عرف ابن تیمیہ رحمہ اللہ (متوفی ۷۲۸ھ) نے فرمایا: " **إنما أتناول ما أتناول منها على معرفتي بمذهب أحمد ، لا على تقليدي له** "میں تو احمد کے مذہب سے وہی لیتا ہوں جس کی معرفت رکھتا ہوں، میں اُن کی تقلید نہیں کرتا۔ (اعلام الموقعین لابن القیم ج ۲ ص ۲۴۱۔۲۴۲)

حافظ ابن تیمیہ نے فرمایا: اور اگر کوئی کہنے والا یہ کہے کہ عوام پر فلاں یا فلاں کی تقلید واجب ہے، تو یہ قول کسی مسلمان کا نہیں ہے۔ (مجموع فتاویٰ ابن تیمیہ ج ۲۲ ص ۲۴۹)

اور فرمایا: کسی ایک مسلمان پر بھی علماء میں سے کسی ایک متعین عالم کی ہر بات میں تقلید واجب نہیں ہے، رسول اللہ ﷺ کے علاوہ کسی شخص متعین کے مذہب کا التزام کسی ایک مسلمان پر واجب نہیں ہے کہ ہر چیز میں اسی کی پیروی شروع کر دے۔

(مجموع فتاویٰ ج ۲۰ ص ۲۰۹، نیز دیکھئے دین میں تقلید کا مسئلہ ص ۴۰)

حافظ ابن تیمیہ کے بارے میں اُن کے شاگرد حافظ ذہبی نے فرمایا:

" **المجتهد المفسر** " إلخ مجتہد مفسر (تذکرۃ الحفاظ ج ۴ ص ۱۴۹۶ ت ۱۱۷۵)

۹۹) حافظ ابن قیم الجوزیہ رحمہ اللہ (متوفی ۷۵۱ھ) نے تقلید کے رد پر "اعلام الموقعین عن رب العالمین" کے نام سے زبردست کتاب لکھی اور فرمایا: " **و إنما حدثت هذه**

البدعة فی القرن الرابع المذموم علٰی لسان رسول الله ﷺ .''

اور (تقلید کی) یہ بدعت چوتھی صدی میں پیدا ہوئی ہے جس (صدی) کی مذمت رسول اللہ ﷺ نے اپنی (مقدس) زبان سے بیان فرمائی ہے۔

(اعلام الموقعین ج ۲ ص ۲۰۸، دین میں تقلید کا مسئلہ ص ۳۲)

اہلِ حدیث کے نزدیک سلف صالحین کے متفقہ فہم کی روشنی میں قرآن، حدیث اور اجماع پر عمل ہونا چاہئے اور تقلید جائز نہیں ہے۔ چونکہ حافظ ابن القیم بھی اسی مسلک کے قائل و فاعل تھے لہٰذا ظفر احمد تھانوی دیوبندی نے اپنے خاص دیوبندی انداز میں کہا:

'' لأنا رأينا أن ابن القيم الذي هو الأب لنوع هذه الفرقة '' کیونکہ ہم نے دیکھا کہ اس فرقے (یعنی اہلِ حدیث) کی قسم کے باپ ابن القیم ہیں۔

(اعلاء السنن ج ۲۰ ص ۸، عنوان: الدین القیم، ترجمہ از ناقل)

نیز دیکھئے فقرہ نمبر ۱، سے پہلے تمہید۔

۱۰۰) حافظ ابو عبداللہ شمس الدین محمد بن احمد بن عثمان الذہبی رحمہ اللہ (متوفی ۷۴۸ھ) نے کئی مقامات پر کھل کر تقلید کی مخالفت کی اور فرمایا:

'' و كل إمام يؤخذ من قوله و يترك إلا إمام المتقين الصادق المصدوق الأمين المعصوم صلوات الله و سلامه عليه ، فيا لله العجب من عالم يقلد [دينه] إمامًا بعينه في [كل] ما قال مع علمه بما يرد علٰى مذهب إمامه من النصوص النبويه فلاقوة إلا بالله . '' اور ہر امام کا قول لیا بھی جاتا ہے اور ترک بھی کیا جاتا ہے، سوائے امام المتقین الصادق المصدوق الامین المعصوم (محمد ﷺ) کے، آپ پر اللہ کی بارگاہ سے صلوٰۃ و سلام ہو، پس اللہ کی قسم! تعجب ہے اس عالم پر جو اپنے دین میں کسی متعین امام کی تقلید کرتا ہے، اس کے ہر قول میں، اس علم کے باوجود کہ احادیثِ صحیحہ اس کے امام کے مذہب کو رد کر دیتی ہیں۔ و لا قوة إلا بالله

(تذکرۃ الحفاظ ج ۱ ص ۱۶، ترجمہ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ)

حافظ ذہبی کا آخر میں (لاحول) ولا قوۃ الا باللہ لکھنا اس کی دلیل ہے کہ اُن کے نزدیک تقلید ایک شیطانی کام ہے لہٰذا اللہ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں اس شیطانی کام سے ہمیشہ بچائے۔ آمین [نیز دیکھئے فقرہ:۱۱]

ہم نے اپنے دعوے اور لفظِ تقلید کی شرط کے مطابق ایک سو (۱۰۰) علمائے اُمت کے ایسے حوالے پیش کر دیئے ہیں جو صراحت کے ساتھ تقلید نہیں کرتے تھے یا تقلید کے مخالف تھے۔ ہمارے علم کے مطابق کسی ایک ثقہ وصدوق صحیح العقیدہ مستند امام سے مروجہ تقلید کا وجوب یا اس پر عمل ثابت نہیں اور دنیا کا کوئی شخص بھی اس تحقیق کے خلاف کسی مستند امام سے تقلید کے وجوب یا اس پر عمل کا ایک حوالہ پیش نہیں کر سکتا۔

ولو كان بعضهم لبعض ظهيرًا . والحمد لله

تنبیہ: ایک سو حوالوں والی اس تحقیق کا یہ مطلب قطعاً نہیں ہے کہ جن علماء کا اس مضمون میں تذکرہ یا نام نہیں وہ تقلید کرتے تھے بلکہ تقلید کی ممانعت پر تو خیر القرون کا اجماع ہے۔

(دیکھئے الرد علیٰ من اخلد الی الارض ص ۱۳۱۔۱۳۲، اور دین میں تقلید کا مسئلہ ص ۳۴۔۳۵)

ان کے علاوہ بہت سے اور علماء بھی تھے جن سے تقلید کے لفظ کی صراحت کے ساتھ اس (تقلید) کی ممانعت اور رد ثابت ہے۔ مثلاً:

۱: جلال الدین سیوطی (متوفی ۹۱۱ھ) نے تقلید کے رد پر ایک عظیم الشان کتاب:

''الرد على من أخلد إلى الأرض وجهل أن الاجتهاد في كل عصر فرض''

لکھی اور اس میں ''**باب فساد التقليد**'' باندھا اور حافظ ابن حزم سے بطورِ تائید نقل کیا:

''**التقليد حرام**'' تقلید حرام ہے۔ (ص ۱۳۱)

سیوطی نے دوسری کتاب میں کہا: یہ کہنا واجب (فرض) ہے کہ ہر وہ شخص جو رسول اللہ ﷺ کے علاوہ کسی دوسرے امام سے منسوب ہو جائے، اس انتساب پر وہ دوستی رکھے اور دشمنی رکھے تو یہ شخص بدعتی ہے، اہل سنت والجماعۃ سے خارج ہے، چاہے (انتساب) اصول میں ہو یا فروع میں۔ (الکنز المدفون والفلک المشحون ص ۱۴۹، دین میں تقلید کا مسئلہ ص ۴۰۔۴۱)

۲: زیلعی حنفی (!) نے کہا: '' فالمقلد ذهل و المقلد جهل ''پس مقلد غلطی کرتا ہے اور مقلد جہالت کا ارتکاب کرتا ہے۔ (نصب الرایہ ج ۱ص ۲۱۹)

۳: عینی حنفی (!) نے کہا: '' فالمقلد ذهل و المقلد جهل و آفة کل شيءٍ من التقلید ''پس مقلد غلطی کرتا ہے اور مقلد جہالت کا ارتکاب کرتا ہے اور ہر چیز کی مصیبت تقلید کی وجہ سے ہے۔ (البنایہ شرح الہدایہ ج ۱ص ۳۱۷)

۴: طحاوی حنفی (!) سے مروی ہے کہ انھوں نے فرمایا: '' وهل یقلّد إلا عصبي أو غبي '' تقلید تو صرف وہی کرتا ہے جو متعصب یا بے وقوف ہوتا ہے۔ (لسان المیزان ج ۱ص ۲۸۰)

۵: ابو حفص ابن الملقن (متوفی ۸۰۴ھ) نے کہا: '' و غالب ذلك إنما یقع (من) التقلید و نحن (براء منه) بحمد الله و منه. ''اور عام طور پر ایسی باتیں تقلید کی وجہ سے واقع ہو جاتی ہیں اور ہم اس (تقلید) سے بری ہیں، اللہ کی تعریف اور اس کے احسان کے ساتھ۔ (البدر المنیر فی تخریج الاحادیث والآثار الواقعۃ فی الشرح الکبیر ج ۱ص ۲۹۳)

۶: ابو زید قاضی عبیداللہ الدبوسی (حنفی!) نے فرمایا:

تقلید کا ماحصل (خلاصہ) یہ ہے کہ مقلد اپنے آپ کو جانوروں چوپایوں کے ساتھ ملا دیتا ہے...اگر مقلد نے اپنے آپ کو جانور اس لئے بنالیا ہے کہ وہ عقل وشعور سے پیدل ہے تو اس کا (دماغی) علاج کرانا چاہئے۔

(تقویم الادلہ فی اصول الفقہ ص ۳۹۰، ماہنامہ الحدیث حضرو: ۲۲ص ۱۶)

۷: الشیخ العالم الکبیر محمد فاخر بن محمد یحییٰ بن محمد امین العباسی السّلفی الٰہ آبادی رحمہ اللہ (متوفی ۱۱۶۴ھ) تقلید نہیں کرتے تھے بلکہ کتاب وسنت کے دلائل پر عمل کرتے اور خود اجتہاد کرتے تھے۔ (دیکھئے نزہۃ الخواطر ج ۶ص ۳۵۰ت ۶۳۶)

انھوں (فاخر الٰہ آبادی رحمہ اللہ) نے فرمایا: جمہور کے نزدیک کسی خاص مذہب کی تقلید کرنا جائز نہیں ہے بلکہ اجتہاد واجب ہے...تقلید کی بدعت چوتھی صدی ہجری میں پیدا ہوئی ہے۔'' (رسالہ نجاتیہ ص ۴۱۔۴۲، دین میں تقلید کا مسئلہ ص ۴۱)

عالم تو کتاب وسنت واجماع اور آثار سلف صالحین سے اجتہاد کرے گا جبکہ جاہل کا اجتہاد یہ ہے کہ وہ صحیح العقیدہ عالم سے کتاب وسنت کے مسائل پوچھ کر اُن پر عمل کرے اور یہ تقلید نہیں ہے۔

۸: ابو بکر یا ابو عبداللہ محمد بن احمد بن عبداللہ المعروف: ابن خواز منداذ البصری المالکی (متوفی چوتھی صدی ہجری کا آخر) نے فرمایا: "التقليد معناه في الشرع الرجوع إلى قول لا حجة لقائله عليه و ذلك ممنوع منه في الشريعة و الإتباع ما ثبت عليه حجة "شریعت میں تقلید کا معنی یہ ہے کہ ایسے قائل کے قول کی طرف رجوع کرنا جس پر کوئی دلیل نہیں ہے اور ایسا کرنا شریعت میں ممنوع ہے، اور اتباع اسے کہتے ہیں جو دلیل سے ثابت ہو۔ (جامع بیان العلم وفضلہ ج ۲ص ۲۳۱)

تنبیہ: اس قول کو حافظ ابن عبدالبر نے نقل کیا اور کوئی رد نہیں کیا لہٰذا معلوم ہوا کہ یہ ابن خویز منداد کے شاذ اقوال میں سے نہیں ہے۔ نیز دیکھئے لسان المیزان (ج ۵ص ۲۹۲)

۹: معاصرین میں سے یمن کے مشہور شیخ مقبل بن ہادی الوادعی رحمہ اللہ نے فرمایا: تقلید حرام ہے، کسی مسلمان کے لئے جائز نہیں ہے کہ وہ اللہ کے دین میں (کسی کی) تقلید کرے۔ (تحفۃ المجیب علیٰ اسئلۃ الحاضر والغریب ص ۲۰۵، دین میں تقلید کا مسئلہ ص ۴۳)

۱۰: سعودی عرب کے چیف جسٹس شیخ عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز رحمہ اللہ نے فرمایا: میں بحمد اللہ متعصب نہیں ہوں لیکن میں کتاب وسنت کے مطابق فیصلے کرتا ہوں، میرے فتووں کی بنیاد قال اللہ اور قال الرسول پر ہے، حنابلہ یا دوسروں کی تقلید پر نہیں ہے۔

(الاقناع ص ۹۲، دین میں تقلید کا مسئلہ ص ۴۳)

۱۱: ابن الجوزی کی عدمِ تقلید کے لئے دیکھئے اُن کی کتاب: المشكل من حديث الصحيحين (ج ۱ص ۸۳۳) اور ماہنامہ الحدیث حضرو: ۳۷

بریلویوں کے پیر سلطان باہو نے کہا:

"کلید سراسر جمعیت ہے اور تقلید بے جمعیتی اور پریشانی بلکہ اہلِ تقلید جاہل اور حیوان سے بھی

بدتر ہوتے ہیں۔'' (توفیق الہدایت ص ۲۰، طبع پروگریسو بکس لاہور)

سلطان باہو نے مزید کہا: ''اہلِ توحید صاحبِ ہدایت، عنایت اور تحقیق ہوتے ہیں۔

اہلِ تقلید صاحبِ دنیا اہلِ شکایت اور مشرک ہوتے ہیں۔'' (توفیق الہدایت ص ۱۶۷)

ایک سو حوالوں میں ذکر کردہ علماء اور بعد کے مذکورین کے مقابلے میں دیوبندی اور بریلوی فرقوں کے علماء یہ کہتے ہیں کہ تقلید واجب ہے اور گذشتہ ادوار کے علماء مقلدین تھے۔!!!

ان آلِ تقلید کے چار حوالے اور آخر میں اُن کا ردپیشِ خدمت ہے:

۱۔ محمد قاسم نانوتوی دیوبندی نے کہا: ''دوسرے یہ کہ میں مقلد امام ابوحنیفہ کا ہوں، اس لئے میرے مقابلہ میں آپ جو قول بھی بطور معارضہ پیش کریں وہ امام ہی کا ہونا چاہئے۔ یہ بات مجھ پر حجت نہ ہوگی کہ شامی نے یہ لکھا ہے اور صاحب درمختار نے یہ فرمایا ہے، میں اُن کا مقلد نہیں ہوں۔'' (سوانح قاسمی ج ۲ ص ۲۲)

۲۔ محمود حسن دیوبندی نے ایک مسئلے کے بارے میں کہا:

حق وانصاف یہ ہے کہ اس مسئلے میں شافعی کو ترجیح حاصل ہے اور ہم مقلد ہیں ہم پر ہمارے امام ابوحنیفہ کی تقلید واجب ہے۔ واللہ اعلم (تقریر ترمذی ص ۳۶، دین میں تقلید کا مسئلہ ص ۲۴)

۳۔ احمد رضا خان بریلوی نے ایک رسالہ لکھا: ''**أجلى الأعلام أن الفتوىٰ مطلقًا على قول الإمام**'' یعنی فتویٰ مطلقاً امام ابوحنیفہ کے قول پر ہی ہوگا۔!

تقلید کے بارے میں جھوٹ بولتے ہوئے اور دھوکا دیتے ہوئے احمد رضا خان بریلوی نے کہا: ''خاص مسئلہ تقلید میں ان کے مذہب پر گیارہ سو برس کے ائمۂ دین وعلمائے کاملین و اولیائے عارفین رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین معاذ اللہ سب مشرکین قرار پاتے ہیں...''

(فتاویٰ رضویہ ج ۱۱ ص ۳۸۷)

۴۔ احمد یار نعیمی بریلوی نے کہا: ''کہ ہمارے دلائل یہ روایات نہیں۔ ہماری اصل دلیل تو امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کا فرمان ہے۔'' (جاء الحق ج ۲ ص ۹۱، قنوت نازلہ دوسری فصل)

عرض ہے کہ گیارہ سو برس میں کسی ایک ثقہ وصحیح العقیدہ عالم سے آپ لوگوں کی مروّجہ

تقلید کے وجوب یا جواز کا قولاً یا فعلاً کوئی ثبوت نہیں ہے۔میری طرف سے تمام آلِ دیوبند اور آلِ بریلی کو چیلنج ہے کہ اس تحقیقی مضمون میں ذکر شدہ سو (۱۰۰) مستند حوالوں کے مقابلے میں صرف دس (۱۰) حوالے پیش کر دیں جن میں یہ لکھا ہوا ہو کہ مسلمانوں پر چاہے (علماء ہوں یا عوام) ائمہ اربعہ (امام ابوحنیفہ، امام مالک، امام شافعی، امام احمد) میں سے صرف ایک کی تقلید واجب ہے اور باقی تینوں کی حرام ہے، اور مقلد کے لئے یہ جائز نہیں ہے کہ وہ اپنے امام کا قول چھوڑ کر قرآن اور حدیث پر عمل کرے۔اگر ہے تو حوالہ پیش کریں!

اور اگر ایسا کوئی ثبوت نہیں، اور ہرگز نہیں بلکہ میرے ذکر کردہ حوالوں نے اس خود ساختہ تقلیدی بُت کو ریزے ریزے کر کے ختم کر دیا ہے لہٰذا گیارہ سو سال کے علماء کا نام لے کر جھوٹا رعب نہ جمائیں۔خیر القرون کے تمام سلف صالحین کا اجماع اور بعد کے جمہور سلف صالحین کا تقلید کی مخالفت اور رد کرنا اس بات کی دلیل ہے کہ یہ مسئلہ سلف صالحین کے بالکل خلاف ہے۔اگر مروجہ تقلید کو واجب کہا جائے تو کتاب وسنت اور اجماع کی مخالفت کے ساتھ ساتھ چودہ سو سال کے سلف صالحین کی مخالفت اور رد لازم آتا ہے جو کہ اصلاً باطل ہے۔وما علینا إلا البلاغ

آخر میں تقلید نہ کرنے والے علماء کے نام حروفِ تہجی کی ترتیب سے پیشِ خدمت ہیں:

تنبیہ: نام کے سامنے مضمون کا فقرہ نمبر لکھا ہوا ہے۔

ابراہیم بن خالد الکلبی (۱۷) ابراہیم بن محمد بن الحارث (۷۱)

ابن ابی شیبہ (۷۴) ابن القیم (۹۹)

ابن الملقن (۱۰۰/۵) ابن المنذر (۱۱)

ابن باز (۱۰۰/۱۰) ابن تیمیہ (۹۸)

ابن جریر طبری (۱۴) ابن حزم (۲۸)

ابن خزیمہ (۲۰) ابن خواز منداد (۱۰۰/۸)

ابن شاہین (۲۱) ابن عبدالبر (۲۹)

ختم شد [۲۵/ مارچ ۲۰۱۰ء]